نمبر ۴۶ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء ۲۳ رمضان سنہ ۱۳۲۰ ہجری جلد ۶

کلمات طیبات

حضرۃ امام الزمان سلمہ الرحمن

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اللہ تعالےٰ کی شناخت کی یہ زبردست دلیل اور اسکی ہستی پر بڑی بھاری شہادت ہے کہ محو و اثبات اسی کے ہاتھ میں ہے

یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ

دیکھو اجرام سماوی کتنے بڑے اور عظیم الشان نظر آتے ہیں اور انکی عظمت کو دیکھکر ہی بعض نادان ان کی پرستش کی طرف جھک پڑے ہیں اور انھوں نے ان میں صفات الہیہ کو مان لیا۔ جیسے ہندو یا اور دوسرے بت پرست یا آتش پرست وغیرہ جو سورج کی پوجا کرتے ہیں اور اسکو اپنا معبود سمجھتے ہیں کیا وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ سورج اپنے اختیار سے چڑھتا ہے یا چھپتا ہے؟ ہرگز نہیں اور اگر وہ کہیں بھی تو وہ اس کا کیا ثبوت دے سکتے ہیں وہ بنا سورج کے سامنے یہ دعا تو کریں کہ ایک دن وہ نہ چڑھے یا دوپہر کو مثلاً چھپ جاوے تاکہ معلوم ہو کہ وہ کوئی اختیار اور ارادہ بھی رکھتا ہے اُس کا ٹھیک وقت پر طلوع اور غروب تو صاف ظاہر کرتا ہے کہ اس کا اپنا ذاتی کوئی اختیار اور ارادہ نہیں ہے۔

ارادہ کا مالک تب ہی معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہو اور کرنیوالے امر کو کرے اور نہ کرنے والے کو نہ کرے۔

غرض اگر قبولیت دعا نہ ہوتی تو اللہ تعالےٰ کی ہستی پر بہت سے شکوک پیدا ہو سکتے تھے اور ہوتے اور حقیقت میں جو لوگ قبولیت دعا کے قائل نہیں ہیں ان کے پاس اللہ تعالےٰ کی ہستی کی کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ جو دعا اور اسکی قبولیت پر ایمان نہیں لاتا وہ جہنم میں جائے گا۔ وہ خدا ہی کا قائل نہیں ہے۔

اللہ تعالےٰ کی شناخت کا یہی طریق ہے کہ اسوقت تک دعا کرتا رہے جب تک خدا اُس کے دلمیں یقین نہ بھر دے اور انا الحق کی آواز اسکو نہ آجاوے۔

اس میں شک نہیں کہ اس مرحلہ کو طے کرنے اور اس مقام تک پہونچنے کے لیے بہت سے مشکلات ہیں اور تکلیفیں ہیں مگر ان سب کا علاج صرف صبر ہے ہوتا ہے حافظ نے کیا اچھا کہا ہے شعر

گویند سنگ لعل شود در مقام صبر
آرے شود ولیک بخون جگر شود

یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اُٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کردے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالےٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے اسکو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے یقین کرے پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے وہ وقت آجائے گا کہ اللہ تعالےٰ

دنیوی ترقیوں میں کیوں کوشش کرتے ہیں جبکہ
ان کے عقیدہ کے مطابق ترقی کوشش پر موقوف ہو تو کیوں دوسرے
عالم کی ترقی کی جڑ خون مسیح ہی کو قرار دیتے
ہیں اگر یہ خون ترقیوں کا باعث ہے تو دنیوی امور میں
بھی تو اس کا کوئی نمونہ ہونا چاہئے۔ اصل یہ ہے
کہ سچائی کے آگے اس خون مسیح نے بڑا میل کی دیوار
کھڑی کر دی ہے۔

[illegible]

ہمارا یہی مذہب ہے کہ جیسے انسان نے
اس دنیا کی ترقیات کے لئے مجاہدات
اور کوششوں سے کام لیا ہے اور عالم
کی ترقیات کے لئے بھی یہی راہ اختیار
کرنی چاہئے۔ جب انسان اپنے نفس اور
گناہوں کا مطالعہ کرتا رہتا ہے تو رفتہ
رفتہ ایک پاک مقام تک پہنچ جاتا ہے۔
مجاہدات پر اللہ تعالیٰ کی راہیں کھلتی
ہیں اور نفس کا تزکیہ ہوتا ہے جیسے فرمایا ہے قد
افلح من زکٰھا اور والذین جاھدوا
فینا لنھدینھم سبلنا یہ آیات عیسائیوں
کے ہاں کہاں ہیں خوب یاد رکھو کہ دنیا اور دین
کی ترقیوں کے لئے کوشش کی حاجت ہے سچی
ترقیوں کا خواہشمند کسی خون پر ایمان نہیں لاتا
جلدی یا نہیں رفتہ رفتہ ان کو سمجھ آ جائیں گی اور پتہ
لگ جاوے گا کہ انہوں نے ایک مردہ انسان کو خدا
بنا رکھا ہے اور ان کے پاس قصے کہانیوں سے
بڑھ کر اور کچھ بھی نہیں مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے
فرمایا کہ حقیقت میں جو راہیں فلاح کی قرآن شریف
بیان کرتا ہے وہ ان کو معلوم نہیں ہیں اور کسی نے
ان کے سامنے ان کو بیان نہیں کیا۔

پھر اس سلسلہ کلام میں حضرت اقدس نے فرمایا
کہ یہ قانون کوئی توڑ نہیں سکتا اسی دنیا میں ہر شخص
اپنے اپنے مقامات پر مجاہدات ہی سے پہنچتا ہے
زراعت والے کو اپنے رنگ کی کوشش کرنی پڑتی
ہے طالب علم کو اپنے رنگ کی۔ غرض ہر ایک کوشش
کرتا ہے۔

جن لوگوں نے خون مسیح ہی کو کافی سمجھ لیا ہے
ان سے پوچھو کہ انہوں نے کس نجاست سے نجات
پائی ہے۔

[illegible]

فرمایا کہ یہ قصہ بالکل جھوٹا قصہ
ہے کہ ایک عورت کا بچہ بھی خدا
ہو جاتا ہے [illegible] عورت کے
پیٹ میں گیا اور پھر معمولی طریق
پر پیدا ہو کر بچوں کے عوارض
کے وہ کہہ دیا جاتا ہے اس نظارہ کو ہی آدمی ذرا دیکھے
تو اس کو ہنسی آتی ہے کہ بچپن میں بعض اوقات ماں
کے طمانچے کھائے ہوں گے اور کبھی باہر لڑکوں میں کھیلتا
ہوگا اُن سے لڑ جھگڑ کر مار کھائی ہوگی اور روتے ہوئے
گھر کو آتا ہوگا اور پھر بڑے ہو کر بھی مار کھاتا رہا کیا یہ
بھی کوئی معجزہ تھا!

مسیح کا ابتلا اصل میں سخت ابتلا ہے کہ یہودیوں
کو اتنا بڑا موقع ملا کہ انہوں نے ان کی پیدائش پر
بھی اعتراض کئے اور موت پر بھی۔ انسان سوچے
کہ اس میں کیا بھید ہے؟ میرے نزدیک یہ بات ہے
کہ چونکہ اس قدر غلو ان کی شان میں کیا جانا تھا اور
خدا کی اس قدر ہتک ہونی تھی اس لئے یہ داغ
باقی رہ گیا۔

نوٹ… چونکہ تاریخ وار مضمون درج ہو نہیں کاتب سے
سہو ہو گیا ہے اور مضمون ترتیب وار نہیں لکھا گیا ناظرین [illegible]

۱۴ دسمبر ۱۹۰۲ء

ہمارے مہمان ظہر کے وقت لاہور سے
ہمارے مخدوم شیخ رحمت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر میرزا
یعقوب بیگ صاحب۔ جناب میر محمد اسمٰعیل صاحب
ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب تشریف لائے۔

[illegible]

یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی
بہت کثرت سے پوری ہوئی اور ہر روز
پوری ہوتی ہے آج بھی اس پیشگوئی
کے موافق ہمارے مخدوم مکرم بھائی
ابو سعید عرب رنگون سے تشریف
لائے عرب صاحب ایک سعید نوجوان
ہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رنگون میں گویا تخم شدہ
[illegible] میں سلسلہ کی [illegible] سے حصہ
لیتے ہیں ہم انشاءاللہ کسی دوسرے مقام پر دوسرے
وقت عرب صاحب کے حالات سے ناظرین کو آگاہ
کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

[illegible]

مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کو آج شام
میں گورداسپور جانا تھا انہوں نے
عرض کیا کہ میں قادیان سے باہر جانا
نہیں چاہتا مگر اب تو خدا کے لئے جا رہا ہوں
آپ نے فرمایا کہ یہی تو قیام
فی ما اقام اللہ ہے۔

طاعون طاعون کے ذکر پر حضرت حجۃ اللہ
نے فرمایا کہ پہلے گھیکوار کا جلاب دینا
اور پھر کیوڑہ اور سنرنگی دینا اور جونک لگانا مفید
ہے کیونکہ انہیں خونی مادہ اور سوداوی مواد ہوتے ہیں
اس پر ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن
نے عرض کیا کہ طاعون کے کیڑے ننگے پاؤں چلنے والے
لوگوں کو پاؤں کے رستہ داخل ہو کر ران
میں گلٹی کا موجب ہوتے ہیں اور بذریعہ ہاتھ داخل
ہو کر بغل میں اور منہ کے راستہ داخل ہو کر زیر
کان گلٹی نکلتی ہے۔ اس قسم کی گفتگو کر کے بعد عصر اور ظہر
کی نماز جمع ہوئی اور گورداسپور جانے والے
احباب روانہ ہوئے اور یہی وجہ تھی کہ نمازیں
جمع کی گئیں۔

۱۵ دسمبر ۱۹۰۲ء

دربار شام بعد نماز مغرب حسب معمول حضرت
اقدس تشریف لے گئے اور پھر
کھانا کھا کر تشریف لائے اور بیعت ہوئی پھر آپ
نے مبایعین کو مخاطب کر کے نصائح فرمائیں کہ
بیعت کر کے صرف زبانی طور پر اتنا ہی مان لینا ضروری
نہیں کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اس قدر مان لینا
برکت اور ثواب کا موجب ہوتا ہے یہ دن
بلا کے ہیں اور ہر طرف طاعون پھیلی ہوئی ہے مگر
زبانی اقرار کچھ فائدہ نہیں دے سکتا جب تک
اعمال ساتھ نہ ہوں۔ پس کوشش کرو کہ جب
اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو اچھے عمل کرو نیک
بنو ہر ایک بدی سے بچو اور متقی ہو جاؤ۔ یہ دن
ایسے ہیں کہ دعاؤں میں گذارو۔ راتوں کو
بھی تضرع زاری کرو۔ جب ابتلاء کے دن آتے
ہیں تو خدا تعالیٰ کا غضب جوش میں ہوتا ہے اس
وقت صدقہ۔ خیرات۔ دعا اور تضرع کام آتی
ہے اپنی زبان کو نرم کرو اور استغفار کثرت
سے پڑھو اور نمازوں میں دعائیں کرو اگر
انسان ایمان لا کر عمل نہ کرے تو ایسی بیعت کو کوئی
فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر یہ شکایت کرنی کہ مجھ
بیعت سے کچھ فائدہ نہیں ہوا بالکل بیفائدہ
ہوتی ہے اللہ تعالیٰ صرف قول سے خوش نہیں
ہوتا۔

اعمال صالحہ اس لئے جہاں ایمان کا
ذکر ہے وہاں اعمال صالحہ کا بھی ضرور ذکر کیا
ہے اور اعمال صالحہ وہ ہوتا ہے کہ کسی قسم کا
فساد نہ ہو۔ یاد رکھو انسان کے اعمال پر

ہمیشہ چھوڑتے ہیں ایک اعلیٰ سو ریا کا چور ہے اور وہ یہ ہے کہ جب انسان دوسرون کے دکھانے کے واسطے کوئی کام کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی اس مین ملحوظ و مقصود نہیں ہوتی۔ پھر ایک عجب کا چور ہے اور عجب یہ ہے کہ خود ہی عمل کرکے اپنے نفس مین خوش ہوتا ہے کہ مین نے نیکی کا کام کیا اور اچھا کام کیا ہے۔ اور اسی قسم کی بدکاریاں بھی دوسرے اعمال کے ابطال کا موجب ہوتی ہین پس اعمال صالحہ ان عیبون سے پاک ہوتے ہین۔

اعمال صالحہ کا فائدہ

اعمال صالحہ سے انسان اس دنیا مین ہی فائدہ اٹھاتا ہے اگر سارے گھر مین ایک بھی نیک ہو تو وہ گویا سارے گھر کی حفاظت کا باعث ہو جاتا ہے پس یاد رکھو کہ اعمال صالحہ تم کو فائدہ پہنچائینگے۔ صرف ایمان کچھ فائدہ نہین دیگا۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے کوئی طبیب کا نسخہ لیکر رکھ چھوڑے اور اس کو استعمال تو کرے نہین اور پھر کہے کہ مجھے فائدہ نہین ہوا تم نے اب توبہ کی ہے آئندہ خدا دیکھنا چاہتا ہے کہ تم اس توبہ سے کیا فائدہ اٹھاتے ہو اور اپنے آپ کو کس قدر صاف کرتے ہو یہ وقت ایسا ہے کہ خدا تقوے کے ذریعے امتیاز کرتا ہے بہت لوگ ایسے ہوتے ہین جو خدا تعالیٰ کا تو شکوہ کرتے ہین مگر اپنی اصلاح نہین کرتے انسان اپنی جان پر خود ظلم کرتا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔

استغفار کی ضرورت

چونکہ بہت سے آدمی ایسے بھی ہوتے ہین جو گناہ سے واقف نہین ہوتے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار رکھ دیا ہے جو گویا تمام قسم اور تمام اعضاء کے گناہون پر حاوی ہے فرمایا آج کل حضرت آدم علیہ السلام کی دعا ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین کثرت سے پڑھنی چاہئے یہ دعا پہلی ہی قبول ہو چکی ہے غفلت سے زندگی بسر نہ کرے بالکل کبھی ایسے ابتلا امد بلا مین گرفتار نہین ہوتا جو فوق الطاقت ہو کوئی بلا بغیر اذن کے نہین آتی اس وقت گورداسپور سے احباب واپس آگئے اور کچھ حالات مقدمہ سنتے رہے فرمایا ہمارا ایمان ہے کہ سب کچھ اسی

کے ہاتھ مین ہے خواہ وہ اسباب سے کرے خواہ بلا اسباب۔ پھر نماز عشاء پڑھکر حضرت حجۃ اللہ تشریف لے گئے۔

(ڈائری کی یہ تاریخین الحکم کے سپیشل رپورٹر نے نوٹ کی ہین ایڈیٹر نے اپنے الفاظ مین مرتب کر لیا ہے کیونکہ ایڈیٹر خود سفر گورداسپور مین تھا)

ہر ایک خریدار جس کے ذمہ کچھ بھی بقایا ہے جلد بھیجدے

اڈیٹر

الہام

حضرۃ حجۃ اللہ علی الارض علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا رات کا الہام سنایا کہ اس کو درج کر دیا جاوے ۲۱ر دسمبر کی رات کو جس کی صبح کو ۲۲ر دسمبر تھی اور جو آخر عشرہ رمضان کی پہلی رات تھی آپ کو یہ الہام ہوا۔

یاتی علیک زمان کمثل زمن موسیٰ

فرمایا اس زمانہ مین جو بیس پچیس برس کے قریب ہوتا ہے یہ الہام کبھی نہین ہوا موسیٰ کا نام تو کئی الہامون مین رکھا گیا ہے۔

مولانا مولوی حضرۃ عبدالکریم صاحب نے عرض کی کہ حدیث مین جو آیا ہے کہ مسیح اپنی جماعت کو طور پر لیجاوے گا شاید اس کا تعلق اس سے ہو۔

فرمایا خدا تعالیٰ نے جیسے بنی اسرائیل مین ایک مسیح رکھا تھا اور اس نے لقد اتینا موسی الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل الآیۃ فرمایا اسی طرح آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ مین بھی ایک مسیح رکھا ہوا تھا مگر مسلمانون نے اس کو نہ سمجھا اور آسمان سے انتظار کرنے لگے۔

افسوس ہے کہ ان کو اتنی سمجھ نہ آئی کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اس سے پائی جاتی ہے کہ مسیح اسرائیلی آوے یا یہ کہ آپ

ہی کی امت مین سے آوے یہان بھی اسی طرح مسیح کا آنا ضروری تھا جیسے بنی اسرائیل میں ایک مسیح آیا۔

فرمایا بائبل مین جو مسیح کی دوبارہ آمد کا ذکر کیا گیا ہے اور پھر وہ تمام وعدے آیات میرے حق مین ہین جو مسیح موعود کے لئے ہین اور پھر مین اقرار کرتا ہون کہ مسیح دوبارہ آئیگا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعویٰ بناوٹ کی راہ سے نہین کیا گیا اور اس قسم کے واقعات قریباً تمام نبیون کے کی واقعات زندگی مین پائے جاتے ہین۔

مسیح سیاح نبی

فرمایا مسیح کی نسبت جو کہتے ہین کہ وہ سیاح نبی تھا ہم پوچھتے ہین کہ وہ یہ مانتے ہین کہ ۳۳ برس کی عمر مین آسمان پر اٹھائے گئے۔ تو وہ زمانہ کونسا تھا جو انکی سیاحت کا زمانہ کہلاتا ہے سیاح نبی جو کہا جاتا ہے سیاحت کا زمانہ بھی بتانا چاہئے۔ بجز اس کے کہ جو ہم کہتے ہین تسلیم کر لیا جاوے۔ اور کوئی راہ نہین ہے

دربار شام

آج کل جیساکہ حضرت حجۃ اللہ علی الارض علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معمول ہے بعد ادائے نماز مغرب تشریف لیجاتے ہین اور پھر کھانا تناول فرماکر واپس آتے ہین اور قبل از عشاء اجلاس فرماتے ہین حضرت اقدس کے تشریف لاتے ہی ہمارے مکرم مخدوم ابو سعید عرب صاحب نے جو رنگون سے آئے ہوئے ہین۔ سوال کیا کہ مسیح کی ولادت کے متعلق کیا بات ہے وہ بن باپ کسطرح پیدا ہوئے؟

[illegible]

حضرۃ اقدس نے جواباً فرمایا انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون ہم اسبات پر یقین لاتے ہین کہ مسیح بن باپ پیدا ہوئے ہین اور قرآن شریف سے یہی ثابت ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ حضرۃ مسیح یہود کیلئے ایک نشان تھے جو ان کی شامت اعمال سے اس رنگ مین پورا ہوا نبیوں اور دوسری کتابون مین لکھا گیا تھا کہ اگر تم نے اپنی عادات کو نہ بگاڑا تو نبوۃ تم مین رہے گی مگر خدا تعالیٰ

کے علم مین تہا کہ یہ اپنی حالت کو بدل لینگے اور شرک و بدعت مین گرفتار ہو جاینگے جیسا انہون نے اپنی حالت کو بگاڑا تو پہر اللہ تعالی نے اپنے وعدے کے موافق یہ تنبیہی نشان ان کو دیا اور مسیح کو بن باپ پیدا کیا۔

[illegible]

اور بن باپ پیدا ہونے کا سِرّ یہ تہا کہ چونکہ سلسلہ نسب کا باپ کی طرف ہوتا ہے اسطرح گویا یہ سلسلہ منقطع ہو گیا اور اسرائیل کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی کیونکہ وہ پورے طور سے اسرائیل کے خاندان سے نہ ہے مبشراً برسول یاتی من بعدہ اسمہ احمد مین جو بشارت ہے اس کے بہی دو ہی پہلو ہین یعنی ایک تو آپکا وجود ہی بشارت تہا کیونکہ بنی اسرائیل کے خاندان نبوۃ کا خاتمہ ہو گیا دوسرے زبان سے بہی بشارت دی۔

یعنی آپ کی پیدائش مین بہی بشارت تہی اور زبانی بہی۔ انجیل مین بہی مسیح نے باغ کی تمثیل مین اس امر کو بیان کر دیا ہے اور اپنے آپ کو مالک باغ کے بیٹے کی جگہ ٹہرایا ہے بیٹے کا محاورہ انجیل اور بائیبل مین عام ہے اسرائیل کی نسبت آیا ہے کہ اسرائیل فرزند من بلکہ نخست زادۂ من است آخر اس تمثیل مین بتایا گیا ہے کہ بیٹے کو بعد وہ مالک خود آکر باغبانون کو ہلاک کر دیگا اور باغ دوسرون کے سپرد کر دیگا۔ یہ اشارہ تہا اس امر کی طرف کہ نبوت ان کے خاندان سے جاتی رہی پس مسیح کا بن باپ ہونا اس امر کا نشان تہا۔

پہر سوال کیا کہ مسیح کے بن باپ پیدا ہونے پر عقلی دلیل کیا ہے؟ فرمایا آدم کے بن باپ پیدا ہونے پہر کیا دلیل ہے عقلی امتناع بن باپ پیدا ہونے مین کیا ہے! اور جو فلاسفرون کی بابت پوچہو تو آجکل بڑا فلاسفر وہ ہے جو خدا کا بہی انکار کرے اور بعض فلاسفر مانتے ہین کہ انسان انسان سے پیدا ہی نہین ہوا بلکہ بندرون سے آدمی بنگیا۔ عقل کیطور پر ہم ان کو کیا کہین آجکل کی عقل خدا سے انکار کراتی ہے عقل کیا کہہ سکتی ہے کہ جو انسان کے اندر بول رہا ہے وہ کیا چیز ہے۔ یاد رکہو عقلی ہتہیار نکمے ہین جب تک خود وہ انا الحق نہ کہے کچہ نہین ہوتا ہم تو اس کی آواز سنتے ہین

اور اس کے وعدون کو پورا ہوتا ہوا دیکہتے ہین پس اس سے ہم نے خدا کو شناخت کیا ہے عقل سے جو پہلا شخص فلسفی ہوگا وہ زیادہ سے زیادہ یہ کہیگا کہ **خدا ہونا چاہیئے** اور **ہونا چاہیئے** اور **ہے** مین بہت بڑا فرق ہے ہم کہتے ہین کہ **خدا ہے** عقلی طایل سے خدا کا وجود چاہیئے ثابت نہین ہو سکتا۔

سوال۔ اسلام کا کوئی مسئلہ عقل کے خلاف نہین؟ فرمایا ہان یہ سچ ہے مگر ایسا ہی ہے جیسے روٹی کیساتہ سالن بہی ہو۔ عقلی حواس کے علاوہ اور حواس ہین جو خدا شناسی کے لئے ہین اور عقل بہی ان کے ساتہ ملحق ہے یہ کوئی تسلی کی راہ نہین بتا سکتی جب تک کہ وہ دوسرے حواس ساتہ نہ ہون۔

سوال۔ اگر غیر پوچہین تو انہین کیا جواب دین فرمایا ان کو یہی جواب دو کہ جو اس کے اہل ہین انکے پاس رہو کیونکہ یہ کبہی نہین ہو سکتا کہ ان حواس کے ذریعہ ہم ان باتون کو محسوس کر سکین جن کے لئے دوسرے حواس ہین کیا کان آنکہ کا کام دیسکتے ہین یا زبان کانون کا کام دیسکتی ہے پہر کس قدر غلطی ہے کہ اس امر پر زور دیا جاوے۔ خدا شناسی کے لئے حواس اور ہین اور ان کے ذریعہ ہی ان امور پر جو ان محسوسات سے ماورا ہین ایمان پیدا ہوتا ہے عقلمند ان چیزون پر جیسے ملائک ہین۔ خدا ہے۔ روح کا بقا ہے ان پر عقلی دلائل تلاش نہین کرتا بلکہ اس راہ سے ایمان لاتا ہے جو اس کے لئے مقرر ہے فلاسفر صرف اٹکل بازی سے کام لیتے ہین وہ قطعی فیصلہ نہین کر سکتے۔ ہان انکار کر دیتے ہین۔

مولانا مولوی نورالدین صاحب حکیم الامۃ نے کہا کہ دور تسلسل کا سلسلہ مجوسیون سے لیا گیا ہے جنہون نے اپنی دساتیر مین اسکو چرخ اور زنجیر بیان کیا ہے پہر اسی سلسلہ مین حضرت حجۃ اللہ نے فرمایا۔

کہ ہم تو یہ کہتے ہین کہ خدا تعالی کے وجود سے بڑہکر کوئی وجود روشن نہین ہے مگر نادان دہریہ انکار ہی کرتا ہے بریڈلا نے لکہکر دروازے پر لگا دیا تہا کہ God is no where کوئی خدا نہین مجہے ہمیشہ تعجب ہوتا ہے کہ اگر انکار کیا جاوے تو مخلوق کا کیا جاوے نہ **خدا کا** کیونکہ اس کے تصرفات کا تو انکار ہو ہی نہین سکتا۔

فرمایا جو طالب حق ہے وہ ہماری صحبت مین رہے ہم اس کو بتا دینگے کہ جن صفات کے ساتہ قرآن نے خدا کو موصوف قرار دیا ہے ہم عملی تجربہ کر کے ثابت کر کے دکہاتے ہین ان لوگون کی نادانی یہ ہے کہ ایک عالم کی بات دوسرے عالم سے دریافت کرنا چاہتے ہین جبکہ کالس بامرہ وغیرہ کے دیگر کے قائم مقام نہین ہو سکتی ہین تو پہر اور کونسا کام سلسلہ ترتیب کو چہوڑ کر ہو سکتا ہے پس یاد رکہو کہ خدا کو معلوم کرنے کے لئے اور ہی حواس ہین ہم بجز اس کے اور کچہ نہین کہہ سکتے کوئی دہریہ اس امر کا جواب دے کہ یہ طاقت اور اقتدار کی پیشگوئیان کیا چیز ہین؟ اگر علوم کوئی چیز ہین تو کوئی ہمارے مقابلہ پر کر کے دکہاوے۔

[illegible]

خدا عاجز نہین ہے وہ طاقت رکہتا ہے اس کے مقابلہ پر بجز تسلیم کے چارہ ہی نہین بہت مدت کا الہام ان پیشگوئیون کے متعلق ہے کہ ان پیشگوئیون سے بڑہکر کوئی نشان نہین۔ کیونکہ ان پیشگوئیون مین وہ تازہ بتازہ طاقت دکہاتا ہے جو خدا سے شرارت کرے گا اسے آخر مرنا ہوگا اس کے ساتہ کوئی مقابلہ نہین کر سکتا۔

[illegible]

اس ذکر پر کہ یہ جو کہتے ہین کہ لیکہرام کو کسی مرید سے قتل کروایا فرمایا کہ یہ کیسی حماقت کا اعتراض ہے بیعت کا معاملہ تو صفائی کے لئے ہے کیا وہ شخص مرید رہ سکتا ہے جو بیعت تو کرے صفائی چال چلن کے لئے اور نیکیون کے لئے اور اس کو تعلیم دی جاوے قتل کی پہر کوئی بتا دے کہ ایسا مشورہ کس سے کیا کس کو اشارہ کیا یہ ان لوگون کی باتین ہین جو اللہ پر ایمان نہین لاتے۔ جسطرح پر ہم خدا کو سمجہتے ہین دوسرون کو اس طرح پر سمجہ آ سکتا ہی نہین۔ یہ لوگ جو دہریہ ہین وہ تو خدا کو مانتے ہی نہین جو بظاہر مانتے ہین وہ بہی دہریت کا رنگ رکہتے ہین کیونکہ آسمانی تائیدین تو ان کے ساتہ ہین نہین اس لئے پوری استقامت۔ پہر وہ کسے اللہ تعالی

اور پاک دل ہونا نصیب نہیں ہوتا۔

سوال کیا کہ پوتا کیون وارث نہین ہوتا۔ فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک قانون کیا ہوا ہے اگر اسی پر وراثت کا قانون ہوتا تو پھر کہتے کہ پڑ پوتا نہ ہوتا۔ اور پھر گویا ساری دنیا آدم کی اولاد کہلا کر سلاطین اور دوسرے لوگون سے وراثت کی حصہ دار ٹھہرتی۔ بیٹے کی نسبت اس مین ایک کمزوری بھی پیدا ہو جاتی ہے ترتیب یہ چاہتی ہے کہ ایک کا نام لیا جاوے۔ پھر جس کو وارث قرار دیا جاتا اس کے متعلق دوسرے کے محروم ہونے کا سوال ہو سکتا۔ پس یہ ایک قانون ہے اس مین کوئی حرج نہین جبکہ وصیت کے وقت دوسرے مساکین وغیرہ کو بھی دے سکتے ہین تو پوتے کو زیر حکم وتواصوا بالحق و تواصوا بالمرحمۃ سلوک کر سکتے ہین

فرمایا اصل یہ ہے کہ جب تک انسان منہاج نبوت پر ایمان نہ لائے ایمان درست نہیں ہوتا۔

اس کے بعد مفتی صاحب نے ایک یونی ٹیرین کے رسالہ متعلق بائیبل کو سنایا ہم انشاء اللہ العزیز کسی دوسرے وقت اس ٹریکٹ کا خلاصہ دینگے

۲۳ر دسمبر ۱۹۰۲ء

ظہر کی نماز سے پہلے حضرت حجۃ اللہ نے اپنا رات کا الہام سنایا انہ کریم تمشّی امامک وعادی من عادٰی یعنی وہ (اللہ) کریم ہے وہ تیرے آگے آگے چلا ہے اور جو تیرا دشمن ہے وہ اس کا دشمن ہے

فرمایا مین قرائن سے سمجھتا ہون کہ یہ الہام اسی پچھلے الہام یاتی علیک زمن کمثل زمن موسیٰ سے ملتا ہے یا الہام جیسا کہ توریت سے پایا جاتا ہے کہ خدا بنی اسرائیل کے آگے آگے چلتا تھا اس سے ملتا ہے یعنی اس کو موسیٰ اضداد کے قافیہ سے پہچانا ہے کہ ان کا باہم تعلق ہے

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ

فرمایا بعض لوگ جہالت سے یہ اعتراض کر دیتے ہین کہ ہر شخص کو اسی کی زبان مین الہام ہونا چاہئے پھر بیان عربی مین کیون ہوتے ہین؟ مین اس کا جواب یہی دونگا کہ خدا تعالیٰ سے پوچھو وہ کیون عربی زبان مین الہام کرتا ہے۔

اور اصل سر اس مین یہ ہے کہ مجھ کو جو الہام عربی زبان مین ہوتا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق کے سبب سے ہوتا ہے کیونکہ وہ ہمارے متبوع ہین اور انہی کے ذریعہ اور طفیل سے ہم کو جو کچھ ملا ہے ملا ہے۔ اور پھر یہ سب کچھ آپ ہی کی تائید مین ہے اس لئے ہماری اصلی زبان اس تعلق شدید کی وجہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے عربی ہی ہے پس اللہ تعالیٰ اس زبان کو عظمت دینے کے لئے اور اس کو زندہ زبان ثابت کرنے کے لئے عربی مین الہام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس زبان کو محفوظ رکھے تعجب کی بات ہے کہ جن باتون مین ہم ذوق حاصل کرتے ہین اور اس سے اسلام قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ظاہر ہوتی ہے اس پر یہ مخالف اعتراض کرتے ہین۔ اس وقت ہمارے نبی متبوع صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کو اللہ تعالیٰ نے زندہ رکھا ہے اور وہ اس زبان کو نہیں چھوڑتا اور چونکہ اس وقت وہی کاروبار ہو رہا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کر رہے تھے اور مکہ مین ہو رہا تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسی زبان کو پسند فرمایا ہے اور کثرت کے ساتھ وحی اسی زبان مین ہوتی ہے کیونکہ ساری غرض و غایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی تائید ہے ہان شاذ و نادر کے طور پر دوسری زبانون مین بھی وحی ہوتی ہے وہ خارق عادۃ کے طور پر ہے۔ جیسے مجھے انگریزی عبرانی سنسکرت وغیرہ مین بعض وقت وحی ہوئی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایک بار فارسی مین وحی ہوئی۔

این مشت خاک را گر نہ بخشم چہ کنم

پھر جو لوگ کہتے ہین کہ عربی مین ہونا چاہئے وہ ایسی ہی بات کہتے ہین جیسے یہود کہتے تھے کہ نبوت اسرائیل سے باہر نہیں ہونی چاہئے فرمایا جس قدر نبی دنیا مین آتے رہے ہین ان کے ساتھ کوئی نہ کوئی شبہ رہ ہی گیا ہے مثلاً مسیح کے وقت یہ شبہ انکار کے لئے ہو گیا کہ وہ کہتے تھے کہ مین تو داؤد کا تخت بحال کرنے کیلئے آیا ہون پھر وہ ملک کیون نہ ملا! ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین بعض شبہات مین پڑ گئے ماحصل غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض حصہ اس لئے مخفی رکھتا ہے کہ ایمان کی قدر ہو اگر کھلے کھلے طور پر ایک امر ہو تو پھر ایمان ایمان نہ رہا۔

حکم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کا نام اسی لئے تو حکم رکھا تھا کہ وہ ان ظنون مین فیصلہ کرے گا۔ ان لوگون کے پاس حقائق و معارف نہیں ہین بلکہ ظنون ہین احادیث کا ایک ذخیرہ لوگون کے پاس ہے اور خود ہی انہون نے حسن وغیرہ نام رکھے ہین اور یہ ذخیرہ سب فرقون کے پاس الگ ہے پس ہمین بتائین کہ کیا مسیح موعود سب کی حدیثین تسلیم کر لیگا یا کوئی رد بھی کریگا؟ اگر ایک کی مانے اور دوسرون کی رد کرے تو انہون نے کیا قصور کیا ہے؟ غرض حکم اس لئے کہا ہے کہ وہ ان مین فیصلہ کریگا جو لینے کے قابل ہون گی وہ لیگا اور جو رد کرنے کے لائق ہون گی ان کو رد کریگا حکم کا لفظ بتا رہا ہے کہ اس مین چھوڑنے کے بھی قابل ہون گی۔

[illegible]

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ۱۳ برس تک مصائب اور تکالیف برداشت کین اور مہدی کی نسبت یہ لوگ عقیدہ رکھتے ہین کہ وہ تلوار اٹھائیگا۔ یہ بالکل غلط خیال اور وہم ہے مہدی نے اگر لڑائی کے لئے آنا ہوتا تو مسلمانون کی حالت جنگ کے مناسب حال ہوتی اور وہ جنگی قواعد اور فنون حرب سے واقف ہوتے اور سب سے بڑھے ہوئے ہوتے حالانکہ وہ آلات حرب و ضرب مین یورپ کے محتاج ہین اس صاف ظاہر ہے کہ مہدی اس غرض کے لئے ہرگز نہین آئے گا اور خدا کا یہ ہرگز منشا نہین ہے جسمانی تلوار کیساتھ مقابلہ کرنے کا وقت نہین ہے۔ اب حرام ہے تلوار اٹھانا۔ ہماری تلوار ہماری دعائین ہین جو ایک تبدیلی پیدا کر دین گی اور لوگون پر حقیقت منکشف ہو جائے گی اور سچائی کی راہ کھل جائے گی۔

۲۴ر دسمبر ۱۹۰۲ء

حسنة الدنیا والآخرة

ابو سعید عرب صاحب نے دریافت کیا کہ یہ دعا جو سکہائی گئی ہے کہ ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة اس مین حسنة الدنیا اور حسنة الآخرہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا انسان نفس کی خوشحالی کے لئے دو چیزون کا محتاج ہے۔ دنیا کی زندگی مین مصائب ومشکلات اور شدائد اور جانکاہ بیماریون سے محفوظ رہے اور فسق و فجور اور قسم قسم کے گناہ جو روحانی بیماریان ہین اور جن کی وجہ سے خدا سے دور ہو کر تکالیف مین مبتلا ہو جاتا ہے ان بیمارون سے بھی امن مین رہے پس یہی حسنة الدنیا ہے مختصر الفاظ مین یہ کہتے ہین کہ روحانی اور جسمانی طور پر تمام بلاؤن اور ذلتون سے محفوظ رہے + انسان فطرتاً بہت ہی ضعیف بناوٹ رکھتا ہے جیسے فرمایا خلق الانسان ضعیفا ذرا ناخن مین درد ہو تو بے قرار ہو جاتا ہے اور تکلیف محسوس کرتا ہے۔ بڑی بیماریون کا تو کیا ذکر۔ مجھے ذرا بیخ زبان مین درد ہے تو اس سے ہی تکلیف محسوس ہوتی ہے اور زیادہ بات کرنا ناگوار معلوم ہوتا ہے اس سے انسان کی تکالیف کا قیاس اور اندازہ ہو سکتا ہے۔

ایسا ہی جب انسان کی زندگی خراب ہو اور فسق و فجور مین مبتلا ہو جیسے بازاری عورتین اپنی زندگی بسر کرتی ہین انکو معلوم ہی نہین کہ خدا کیا چیز ہے بلکہ وہ بہائم کی سی زندگی بسر کرتی ہین اس قسم کی حالتون سے محفوظ رہنے کا نام حسنة الدنیا ہے اور حسنة الآخرہ۔ آخرۃ کا ایک عالم ہے جس کا کبھی انقطاع نہین ہو گا حسنة الآخرہ دراصل اسی عالم کے حسنات کا ثمرہ اور نتیجہ ہے اسی لئے اس دعا مین اس کو موخر کیا ہے پس اگر دنیا کے حسنات اکمل اور اتم طور پر مل جاوین تو یہ فال نیک ہے حسنة الآخرہ کے لئے یہ غلط خیال ہے جو کہتے ہین کہ دنیا کیا مانگنی ہے حسنة الدنیا ضرور مانگنی چاہئے۔ کیونکہ صحت کی حالت اور ہر قسم کی بلاؤن اور آفتون سے محفوظ رہنا انسان کی روحانی حالت پر اثر انداز ہے آخرۃ کے لئے یہی راہ ہو اور اسی لئے دنیا کو مزرعة الآخرة کہا جاتا ہے درحقیقت جسکو اللہ تعالیٰ اسی دنیا مین صحت اور اچھی فطرۃ عطا کرے اور اعمال صالحہ کی طرف توجہ ہو اللہ وہ بڑا ہی خوش قسمت اور سعید ہے کیونکہ اس سے امید کی جاتی ہے کہ آخرت بھی اچھی ہو یہی ان دونون عالمون مین تعلق ہے

دو قسم کے لوگ

پھر اس سلسلہ کلام مین فرمایا کہ کل یعمل علی شاکلتہ جو فرمایا گیا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ انسان جو نیکی اور پاکیزگی کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ اپنی عمدہ فطرت کے باعث ہوتا ہے ہر ایک انسان کا یہ کام نہین کہ وہ ان مراتب اور معارج تک پہنچ جاوے جن تک سعید الفطرہ لوگ پہنچ جاتے ہین بعضون کی کھوپری کی بناوٹ ایسی ہوتی ہے کہ وہ چوری بدکاری اور ہر قسم کی بے حیائی کو ہی پسند کرتے ہین وہ نیکون اور پاک لوگون کی صحبت مین جا کر حیران ہوتے ہین کہ یہ کیا کرتے ہین ایسا ہی نیک اور پاک لوگ ان کی مجلس مین حیران ہوتے ہین گویا ان دونون گروہون کے درمیان ایک سمندر حائل ہوتا ہے یا ایک دیوار کھنچی ہوئی ہوتی ہے نہ وہ ادہر آسکتے ہین نہ یہ ادہر جا سکتے ہین۔ دیکھ لو ہماری جماعت ہے جو ہر طرح سے اپنا اخلاص ظاہر کرتی ہے ایک ہمارے مخالف ہین جو گالیان دینے ہی مین ثواب سمجھتے ہین کیا ان کے دل آنکھ کان نہین ہین مگر وہ صم بکم عمی فھم لا یرجعون کے مصداق ہین۔

ہفتہ زیر اشاعت کے الہام

۱۹ر دسمبر ۱۹۰۲ء

انی مع الافواج آتی

۲۱ر دسمبر ۱۹۰۲ء

یاتی علیک زمن کمثل زمن موسی

۲۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء

الله کریم تمشی امامک

وعادی من عادی

۲۴ر دسمبر ۱۹۰۲ء

انی صادق صادق سیشہد اللہ لی

اطلاع

مخزن جواہر یا خورشید

ہمارے مطبع سے یہ عدیم المثال اور نرالی طرز کا عجیب و غریب پراسرار ناول ہر انگریزی مہینے کی پہلی اور پندرہوین کو ۲۰ صفحہ کا معہ ٹائٹل رسالہ کی صورت مین شائع ہوتا ہے قیمت پیشگی معہ محصول ڈاک عہ

خلاصہ مضامین

شہزادہ جمشید اور ہیلن فلپائن کے حسن و عشق کا دلکش تاریخی افسانہ ضمناً صلیبی لڑائیان ترکی فتوحات دنیا کے نامور سلاطین مشاہیر بانیان مذاہب کے حالات اور عقائد۔ وہ کونسا مذہب ہے جو منجانب اللہ ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ **المشتہر**

منشی نجم الدین مہتمم نجم المطابع وزیر آباد پنجاب

سرپرستان الحکم کی خدمت مین التماس

(۱) میری پہلی چٹھی پر اکثر احباب نے توجہ فرما کر خریدارون کے نام بھیجنے شروع کر دئے ہین اور اکثر جن کی نسبت مجھے پورا یقین ہے کہ وہ توجہ کرین گے ابھی تک خاموش ہین اس لئے مین امید کرتا ہون کہ وہ بہت جلد اس ضروری امر کی طرف توجہ کرین گے

(۲) شروع سال الحکم مین بعض ضروری ترمیمین اس کو زیادہ مفید بنانے کے متعلق زیر تجویز ہین خدا تعالیٰ کی توفیق رفیق شامل حال ہوئی تو امید ہے ناظرین اسے نہایت دلچسپی سے پڑھینگے

(۳) بعض احباب نے آج کی تاریخ تک بھی اپنا بقایا حساب صاف نہین کیا اس لئے ۱۰ر جنوری ۱۹۰۳ء کا الحکم حساب درست رکھنے کے لئے اور مطبع کی ضرورتون کے پورا کرنے کے لئے ہم اپنے خوش معاملہ خریدارون کی صفائی معاملہ پر توقع کر کے ان کے نام وی پی کرین گے ہم امید کرتے ہین کہ وہ وصول فرما کر کارخانہ کی اعانت کرین گے اس تحریر کے علاوہ

ملک معظم قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم کی تاج پوشی

ملک معظم قیصر ہند کی تاجپوشی کی خوشی کے لئے دہلی مین عظیم الشان دربار یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو ہوگا اور کل ممالک محروسہ مین اس روز بڑی خوشی منائی جاویگی اور اظہار خوشی کے لئے ہر ضلع اور صوبہ اور بڑے قصبات مین مناسب تجاویز اور صورتین اختیار کی گئین ہین۔

اعلیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خوشی کی تقریب پر ایک عظیم الشان یادگار قائم کرنے کا ارادہ فرمایا ہے جو گورنمنٹ انگلشیہ کے ان احسانات کے شکریہ مین ہے جو تاج برطانیہ کے طفیل ہمپر ہوئے ہین اس کا مفصل ذکر الحکم کی کسی اگلی اشاعت مین انشاءاللہ العزیز ہوگا۔ لیکن اس قدر ہم ابھی کہدیتے ہین کہ یہ یادگار تمام یادگارون سے بڑھکر مفید اور موزون ہوگی اور وہ

ہمیشہ کے لئے جہاد کے موقوف کر دینے کی ایک عمدہ تجویز ہے

جو بصورت پمفلٹ اعلیٰ حضرت نے کارونیشن کی تقریب پر پیش کی ہے ہم امید کرتے ہین کہ گورنمنٹ آف انڈیا اس تجویز کے عملی طور پر مفید ثابت کرنے کے لئے بہت جلد اور مناسب نوٹس لیگی۔ کیونکہ اس تجویز پر عمل ہو جانے سے بہت بڑے فائدے گورنمنٹ اور رعایا کو پہنچنے یقینی ہین۔ بہر حال اعلیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ یادگار اگر گورنمنٹ نے توجہ فرمائی تو بہت ہی نتیجہ خیز ہوگی۔

ایک اور یادگار

اعلیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جمعہ کے متعلق ایک میموریل گورنمنٹ آف انڈیا کے حضور ارسال کیا ہے وہ ایک عظیم الشان تقریب کی یادگار مین **مسلمانان ہند** کے لئے ہے کہ ان کو **جمعہ** کے پورے دن یا آدھے دن کی تعطیل منظور فرمائی جاوے۔ دراصل یہ تجویز اعلیٰ حضرت نے کئی سال پہلے کی تھی مگر اس دفعہ

بعض لوگون نے چلتی گاڑی مین روڑا اٹکا دیا اور پھر خود بھی کچھ نہ کیا اب اللہ تعالیٰ نے پھر یہ مبارک اور موزون تقریب دکھائی اس تقریب پر اعلیٰ حضرۃ مسیح موعود نے اپنا فرض سمجھا کہ اس کارونیشن کی تقریب پر یہ میموریل ہندوستان کے فیاض طبع اور بیدار مغز وائسرائے لاٹ کرزن کے حضور بھیجا جاوے کیا عجب کہ وہ اس پر توجہ فرماوین۔ کیونکہ انہون نے جہان بہت سی مسجدین واگذار کرائی ہین جہان انہون نے عظیم الشان مسجدون کو تحائف اور عطیے دئے ہین ان مسجدون کی آبادی اور رونق کے لئے اس تقریب پر مسلمانون کو یہ حق عطا فرماوین کہ وہ اس مبارک دن مین وہ نمازین پڑھین یہ یادگار نہ صرف کارونیشن کی ہوگی بلکہ لاٹ کرزن کی بھی یادگار ہوگی۔ ہم امید بھرے دل کے ساتھ لاٹ کرزن کے اس حکم کے منتظر ہین جو وہ اس میموریل کی نسبت صادر فرماوین گے۔

الحکم کی طرف سے ایک یادگار کا اعلان اگلی اشاعت مین ہوگا

تقویم احمدیہ

دفتر الحکم کی طرف سے ۱۹۰۳ء کی جنتری عجیب وغریب جنتری **تقویم احمدیہ** کے نام سے طیار ہو رہی اور امید کی جاتی ہے کہ اگر کوئی مانع اور رکاوٹ پیش نہ آئی تو انشاءاللہ العزیز جنوری مین یہ جنتری شائع ہو جائے گی اس سے پہلے ناظرین نے اس قسم کی جنتری نہ دیکھی ہوگی اور یہ اپنی طرز کی پہلی جنتری ہوگی جو اس سلسلہ مین شائع ہوگی مین کسی اگلی اشاعت مین اس جنتری کے مضامین کی فہرست اپنے ناظرین کو دکھاؤنگا۔

اس جنتری کی قیمت ہر حالت مین ۸ فی جلد علاوہ محصول ہوگی۔ کیونکہ اس مین بہت سی تصاویر بھی ہونگی۔

مین چاہتا تھا کہ اس جنتری مین سلسلہ عالیہ کی ڈائرکٹری بھی بناؤن مگر مجھے افسوس ہے کہ مجھ میرے منشاء کے موافق ضروری واقفیت کے بہم پہنچانے مین مدد نہیں دی گئی مین امید کرتا ہون کہ تقویم احمدیہ کا پہلا ایڈیشن سلسلہ عالیہ کے سرگرم ممبرون مین ایک دلچسپی اور توجہ پیدا کرے

گا اور آئندہ خود بھی وہ اس کے مفید بنانے کے لئے مدد دینے کے لئے جوش پائین گے

ایڈیٹر الحکم و مرتب تفسیر القرآن و تقویم احمدیہ

اس سال کے باقی مضامین

دسمبر کا یہ آخری پرچہ ہونے کی وجہ سے ہمکو بعض ضروری اور اشد ضروری اطلاعون کا اسی نمبر مین شائع کر دینا قرین مصلحت معلوم ہوا جو مختلف عنوانون کے نیچے درج ہو چکی ہین انمین سے ایک ضروری امر یہ بھی ہے کہ جلد ۶ اس نمبر کیساتھ ختم ہوتی ہے مگر ابھی تک بہت سے مضامین ہین جو مسلسل شروع ہین اور باوجود سال ختم ہو جانے کے ختم نہین ہوئے شروع سال سے ہم انشاءاللہ العزیز التزام کرین گے کہ ان بقایا مضامین کو پورا کر دین خصوصاً لاہور کے بشپ صاحب کے مضمون یسوع مسیح پر جو ہمارا ریویو کئی نمبرون مین شائع ہو چکا ہے اسے پہلے پورا کرین گے اور ایسا ہی ندوۃ العلما کے لوین اجلاس پر جو ریمارک لکھے جا رہے ہین۔ جناب مولانا مولوی نورالدین صاحب حکیم الامۃ کا وعظ سورۃ جمعہ پر یہ مضامین جلد تر پورا کرنے کی کوشش کی جاوے گی وباللہ التوفیق

واقعات اور خبرین

مذہبی دنیا

بیت المقدس مین یہودی باشندون نے ایک کتب خانہ قائم کیا ہو جسمین ۲۴ ہزار کتابین ہین زیادہ تر عبرانی زبان مین ہین چند نادرالوجود قلمی نسخے بھی ہین +

جدّہ مدینہ منورہ مین محل موسومہ حنفیہ کے اندر ایک مسجد خاص شاہی خرچ سے تعمیر ہوئی۔ واقعی ہے

فرانس کی گورنمنٹ نے بہت سے پادریون کو وظائف اس لئے بند کر دئے ہین کہ انہون نے مجلس اخوان الصفا کی تائید مین درخواست رعاۃ کی تھی

مسٹر ایچی بیٹ بنارس واپس آگئین ہین اور ایک بڑے تھیاسوفیکل جلسہ کی طیاریان کر رہی ہین۔

مدراس کی مشنری کانفرنس ۔ مدراس مین ۱۱ دسمبر سے ایک عالیشان مشنری کانفرنس بیٹھی ہوئی ہے اس کانفرنس مین تقریر کرتے ہوئے لارڈ بشپ مدراس نے ظاہر کیا کہ موجودہ مردم شماری کے مطابق اس وقت ہندوستان مین دس لاکھ بارہ ہزار عیسائی ہین لارڈ بشپ نے اقرار کیا کہ زیادہ تعداد اس مین بھنگیون کی ہے جو اپنی سوشل حالت کو بڑہانے کی غرض سے عیسائی ہو رہے ہین یہ ہین پادریون کی روحانی فتوحات !!!

مولوی ہدایت رسول لکھنوی بمبئی مین ایک شوہر والی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے جرم مین افسوس ہے قید کے سزایاب ہوئے۔

مولوی محمد حسین بٹالوی نے اشاعۃ السنہ کے تازہ نمبر مین ان ورثا کو جنہون نے ان کی وصیت سے نارضامندی ظاہر کی ہو بصورت اصرار محرومی کا خوف دلایا ہے +

عیسائی مشنریون کی کارگذاریان ایران مین

۱۸۷۲ء سے ۱۸۸۲ء تک آنریبل ۔ ایس ۔ جی ۔ ڈبلیو بنجمن اضلاع متحدہ امریکا کی طرف سے ایران مین قونصل رہا ہے اس نے ۱۸۸۷ء مین ایک ضخیم کتاب ایران اور ایرانی ۱۸۸۷ء کے نام سے شائع کی ہے اس کا بیان ہے کہ مقیم ایران (۵۰۰) سوداگرون کی نسبت مشنریون کی اسی قدر تعداد کو ملکی امداد کی زیادہ ضرورت اتفاق ہوئی غیر ملک کے سوداگرون کی طرف سے ایرانیون کے دلون مین کوئی اندیشہ نہین پیدا ہوتا لیکن جب کبھی کوئی یورپین یا امریکن پادری اس ملک مین قدم دہرتا ہے تو باشندگان ملک کے دلون مین آتش تعصب بھڑک اوٹھتی ہو اور متعلقان ملک بلاوجہ اور بیجا اس کے خلاف آمادہ ہو جاتے ہین یہ کہنا ٹھیک ہے کہ مشنریون کو دیکھکر لوگون کو گھبرانا ہرگز نہین چاہیئے لیکن جب کہ ہم دیکھتے ہین کہ ان کو دیکھکر غیر قومین برافروختہ اور مضطرب ہو جاتی ہین تو یہ کوئی تعجب کی بات نہین کہ ان کو دیکھکر مفتوحین ناراض نہین تو کم سے کم ہراسان تو ضرور ہوتے ہون ۔ مشنری ۷۵ سال سے یہان موجود ہین لیکن بقول بنجمن صاحب کے اس کا نتیجہ صرف یہی حاصل ہوا ہے کہ ایرانیون کے دلون کو ان اجنبی مشنریون سے کچھ انس نہین ان کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ مسلمانون کے مذہب مین کچھ دخل دین چنانچہ بالفرض اگر ذرا بھی کسی قسم کی پیروی کوشش مسلمانون کو دیگر مذہب پر لانے کیلئے ان سے سرزد ہوئی تو یقینا ان کو یہ ملک چھوڑ دینا پڑیگا اس لئے مجبور ہو کر صرف نسطوری یہودی ۔ ارمنی ۔ باشندون مین ہی جو کہ آبادی کا ایک قلیل حصہ ہین وعظ کرتے رہتے ہین جولائی ۱۸۹۵ء مین تبریز کے باشندے مشنریون کے خلاف ایسے برافروختہ ہوئے کہ ولی عہد ایران نے قونصل امریکا کو بذریعہ تار اطلاع دی کہ تبریز کے مشنریون کو اپنے مدارس کل کاروبار موقوف کر دینے کی ہدایت کرون تاکہ شہر کے عیسائی قتل عام کے اندیشہ سے محفوظ رہین چونکہ یہ اطلاع شہزادہ مذکور نے نیک نیتی سے دی تہی اس لئے سفیر نے اس کو بسروچشم منظور کیا ایران مین پروٹسٹنٹ اور کیتہولک دونون قسم کے مشنری باوجود حکام کی علانیہ مخالفت کے مسلمانون کو اپنے مذہب پر لانے کی فکر مین سرگردان رہتے ہین بنجمن صاحب سوال کرتے ہین کہ کیا مشنریون کو ایسی کارگذاریان عمل مین لانے سے پیشتر کہ جن سے خود ان کی اور نیز اور غیر ملکی باشندون کی جان و مال ضائع ہونے کا خطرہ ہو علاوہ ازین اس سے گورنمنٹ کی مشکلات بڑہتی ہین جس کی اجازت اور مہمان نوازی سے وہ یہان رہتے ہین پس و پیش کرنا لازم نہین ! اور پھر خود ہی بنجمن صاحب نکور یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ درحقیقت یہ اہم مسئلہ ہے کہ مشنریون کو کہان تک غیر اقوام کے امن مین خلل ڈالنا اور پھر اس خلل اندازی کے نتائج کا ان کو ذمہ دار بنانا جائز ہے

دلچسپ خبرین

کہتے ہین کہ امریکا کے ڈاکٹر لٹل فیلڈ نے ایک ایسی مرکب دوا ایجاد کی ہو جس کے استعمال سے دو مردہ مکھیون ۔ کتون ۔ بلیون اور نیز آدمیون کو بھی زندہ کر سکتے ہین ان کی ایجاد کا تجربہ ہو چکا ہے جو صحیح اترا ہے۔

ایڈیٹر ۔ ڈاکٹر لٹل فیلڈ کی ایجاد عیسوی معجزات کی حقیقت کو اور بھی پھیکا کر دے گی انجیل مین تالاب کا نقشہ کچھ رونق پہلے ہی کہو چکا ہے ۔

کل دنیا مین ۳۰۶۴ زبانین اور ۱۰۰۰ ہزار مذہب جاری ہین ۔

کہتے ہین کہ شکر کا زیادہ استعمال موتیا بند کی بیماری پیدا کرتا ہے ایک مینڈکون اور مچھلیون کے تالاب مین شکر گھول کر اس کا تجربہ کیا گیا تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ امراض شش کے بیمارون کو پہاڑ کی ہوا جس قدر نفع دیتی ہے اسیقدر چونہ والے پہاڑون کی ہوا ... دیتی ہے ۔

پیرس کے ڈاکٹر گاریل نے بجلی اور مقناطیس سے ایک آلہ ایجاد کیا ہے کہ اگر انسان کوئی چیز نگل جاوے تو اس کے ذریعے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ چیز کس جگہ ہوا اور پھر نکال لی جاتی ہو۔

لنڈن کا اخبار سنیٹ کہتا ہے کہ دانت کے درد سے آنکھون کو بھی نقصان پہونچتا ہے ۔

اطلاع میان غلام رسول احمدی حجام امرتسر قلعہ بھنگیان مین رہتا ہے اور ہر قسم کے کہانے پکانے مین خوب ہوشیار اور تجربہ کار ہے ۔ امرتسر کے مخالفون نے اس کو اذیت پہنچانے کے لئے لوگون کو منع کر دیا ہے کہ اس سے کوئی کہانا نہ پکوائے پس ہماری جماعت مین جس شخص کو کسی مبارک تقریب پر کہانا پکوانے کی ضرورت ہو تو وہ ان کو بلائے ۔ کام بھی اچھا ہوگا اور ثواب بھی ۔

الانوار احمدیہ پریس قادیان مین باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب مالک و ایڈیٹر کے چھپکر شائع ہوا

اُس کی دعاؤں کو شن لے گا اور اُسے جواب دے گا - جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں وہ کبھی بد نصیب اور محروم نہیں ہو سکتے - بلکہ یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں

خدا تعالےٰ کی قدرتیں اور طاقتیں بیشمار ہیں اُس نے انسانی تکمیل کے لیے دیر تک صبر کا قانون رکھا ہے پس اسکو وہ بدلتا نہیں اور جو چاہتا ہے کہ وہ اس قانون کو اُس کے لیے بدل دے وہ گویا اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کرتا اور بے ادبی کی جرأت کرتا ہے - پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ بعض لوگ بے صبری سے کام لیتے ہیں اور مداری کی طرح چاہتے ہیں کہ ایک دم میں سب کام ہو جائیں میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی بے صبری کرے تو بھلا بے صبری سے خدا تعالےٰ کا کیا بگاڑے گا - اپنا ہی نقصان کرے گا - بے صبری کر کے دیکھے وہ کہاں جائے گا؟

میں ان باتوں کو کبھی نہیں مان سکتا کہ درحقیقت یہ جھوٹے قصے اور فرضی کہانیاں ہیں کہ فلاں فقیر نے پھونک مار کر یہ بنا دیا اور وہ کر دیا - یہ اللہ تعالےٰ کی سُنّت اور قرآن شریف کے خلاف ہے - اس لیے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا -

ہر امر کے فیصلہ کے لیے معیار قرآن ہے دیکھو حضرۃ یعقوب علیہ السلام کا پیارا بیٹا یوسف علیہ السلام جب بھائیوں کی شرارۃ سے اُن سے الگ ہو گیا تو آپ چالیس برس تک اُس کے لیے دعائیں کرتے رہے اگر وہ جلد باز ہوتے تو کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوتا - چالیس برس تک دعاؤں میں لگے رہے اور اللہ تعالےٰ کی قدرتوں پر ایمان رکھا - آخر چالیس برس کے بعد وہ دعائیں کھینچ کر یوسف کو لے ہی آئیں اس عرصہ دراز میں بعض ملامت کرنے والوں نے یہ بھی کہا کہ تو یوسف کو بے فائدہ یاد کرتا ہے مگر انھوں نے یہی کہا کہ میں خدا سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے - بیشک اُن کو کچھ خبر نہ تھی مگر یہ کہا انی لاجد ریح یوسف پہلے تو اتنا ہی معلوم تھا کہ دعاؤں کا سلسلہ لمبا ہو گیا ہے اللہ نے اگر دعاؤں میں محروم رکھنا ہوتا تو وہ جلد جواب دیدیتا مگر اس سلسلہ کا لمبا ہونا قبولیت کی دلیل ہے - کیونکہ کریم سائل کو دیر تک بٹھا کر کبھی محروم نہیں کرتا - بلکہ بخیل سے بخیل بھی ایسا نہیں کرتا وہ بھی سائل کو اگر زیادہ دیر تک دروازہ پر بٹھائے تو آخر اسکو کچھ نہ کچھ دے ہی دیتا ہے - حضرۃ یعقوب علیہ السلام کے دعاؤں کے زمانہ کی درازی پر وابیضت عیناہ قرآن میں خود دلالت کر رہی ہیں غرض دعاؤں کے سلسلہ کے دراز ہونے سے کبھی گھبرانا نہیں چاہیے -

اللہ تعالےٰ ہر نبی کی تکمیل بھی جدا جدا پیرایوں میں کرتا ہے - حضرۃ یعقوبؑ کی تکمیل اللہ تعالےٰ نے اسی غم میں رکھی تھی -

مختصر یہ کہ دعا کا یہ اصول ہے جو اسکو نہیں جانتا وہ خطرناک حالت میں پڑتا ہے اور جو اس اصول کو سمجھ لیتا ہے اُس کا انجام اچھا اور مبارک ہوتا ہے اور جو لوگ حیوانات کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں اللہ تعالےٰ جب اُن کو پکڑتا بھی ہے تو پھر جان لینے ہی کے لیے پکڑتا ہے مگر مومن کے حق میں اُس کی یہ عادۃ نہیں ہے اُن کی تکالیف کا انجام اچھا ہوتا ہے اور انجام کار متقی کے لیے ہی ہے جیسے فرمایا

والعاقبۃ عند ربك للمتقين -

ان کو جو تکالیف اور مصائب آتے ہیں وہ بھی اُن کی ترقیوں کا باعث بنتی ہیں تا کہ ان کو تجربہ ہو جاوے - اللہ تعالےٰ پھر ان کے دن پھیر دیتا ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس شخص کے شکنجہ کے دن آتی ہیں اُس پر بہائمی زندگی کا اثر نہیں رہتا اُس پر ایک موت ضرور آجاتی ہے اور خدا شناسی کے بعد وہ لذتیں اور ذوق جو بہائمی سیرت میں معلوم ہوتے تھے نہیں رہتے بلکہ ان میں تلخی اور کدورت و کراہت پیدا ہوتی ہے اور نیکیوں کیطرف توجہ کرنا ایک معمولی عادت ہو جاتی ہے پہلے جو نیکیوں کے کرنے میں طبیعت پر گرانی اور سختی ہوتی تھی وہ نہیں رہتی - پس یاد رکھو کہ جب تک نفسانی جوشوں سے ملی ہوئی مرادیں ہوتی ہیں اُسوقت تک خدا ان کو مصلحتاً الگ رکھتا ہے اور جب رجوع کرتا ہے تو پھر وہ حالت نہیں رہتی -

اس بات کو کبھی مت بھولو کہ دنیا روزے چند آخر کار با خداوند -

اتنا ہی کام نہیں کہ کھا پی لیا اور بہائم کیطرح زندگی بسر کر لی - انسان بہت بڑی ذمہ واریاں لے کر آتا ہے اس لیے آخرۃ کی فکر کرنی چاہیے اور اسکی طیاری ضروری ہے اس طیاری میں جو تکالیف آتی ہیں وہ رنج اور تکلیف کے رنگ میں نہ سمجھو بلکہ اللہ تعالےٰ اُن کو بھیجتا ہے جن کو دونوں بہشتوں کا مزہ چکھانا چاہتا ہے

ولمن خاف مقام ربه جنتان

مصائب آتے ہیں تا کہ ان عارضی امور کو جو تکلف کے رنگ میں ہوتے ہیں نکال دے مولوی رومی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

سید عبد القادر جیلانی بھی ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ جب مومن مومن بننا چاہتا ہے تو ضرور ہے کہ اسپر دکھ اور ابتلا آویں - اور وہ یہاں تک آتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو قریب موت سمجھتا ہے اور پھر جب اس حالت تک پہنچ جاتا ہے تو رحمت الٰہیہ کا جوش ہوتا ہے تو

قلنا یا نار کونی بردا و سلاما

کا حکم ہوتا ہے

اصل اور آخری بات یہی ہے - مگر نہ شنیدہ کہ

خدا داری چہ غم داری

آیات الرحمٰن

حضرت فاضل امروہی کیجواب عصائے موسیٰ ایک روپیہ قیمت میں خاکسار سراج الحق سے لو -

حکیم الامۃ کا وعظ سورۂ جمعہ پر

گذشتہ اشاعت سے آگے

غرض یہ حالت اس وقت اسلام کی ہے۔ اور پھر کہا جاتا ہے کہ مزکی کی ضرورت نہیں ہے، قرآن موجود ہے میں پوچھتا ہوں اگر قرآن ہی کی ضرورت تھی تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قرآن شریف کے آنے کی کیا حاجت تھی۔ کسی درخت کے ساتھ لٹکا لٹکا یا ملجاتا؟ اور قرآن شریف خود کیوں یہ قید لگاتا ہے ویعلمھم الکتاب و یزکیھم وغیرہ۔ میں سچ کہتا ہوں کہ معلم کے اور مزکی کے بدون قرآن شریف جیسے آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت غیر مفید ہوتا آج بھی غیر مفید ہوتا۔

خدا تعالے نے ہمیشہ سے یہ طریق پسند فرمایا ہے کہ وہ انبیاء و مرسلین کے ذریعہ ہدایت بھیجتا ہے یہ کبھی نہیں ہوا کہ ہدایت تو آجاوے مگر انبیاء و مرسلین نہ آئے ہوں +

پس اسوقت جیسا کہ میں بیان کرچکا ہوں اور مختلف پہلوؤں سے میں نے دکھایا ہے ضرورتیں داعی ہو رہی ہیں کہ ایک مزکی اور مطہر انسان جو قرآن کریم کے حقائق و معارف بیان کرکے اس ہدایت کو لوگوں تک پہنچاوے جو قرآن شریف میں موجود ہے۔ یہ کام اسکا ہے کہ وہ ہدایت کی اشاعت کرے۔

جب یہ ضرورۃ ثابت ہے تو پھر اس امر کا پتہ لگانا کچھ بھی مشکل نہیں ہوسکتا کہ وہ مزکی آیا ہے یا نہیں؟ میں کہتا ہوں کہ وہ مزکی آگیا اب اس کی صداقت کا جانچنا باقی رہتا ہے اسکے لیے قرآن شریف اور منہاج نبوۃ کامل معیار ہے اس سے دیکھلو اس کی سچائی خود بخود کھل جاوے گی۔ اور عقلی دلائل۔ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ اور تائیدات سے اسے شناخت کرلو۔

کسوف و خسوف کا کس قدر عظیم الشان نشان موجود تھا مگر دیکھنے والوں میں سے سب نے فائدہ اٹھایا؟ ہرگز نہیں۔ اس کے پورا ہونے سے پہلے تو اسے صحیح قرار دیتے تھے مگر جب وہ پورا ہوگیا تو روایت کی صحت میں شبہ کرنا شروع کردیا۔ حقیقت میں جب انسان تعصب اور ضد سے کام لیتا ہے اور ایک بات ماننی نہیں چاہتا تو اس کی بہت سی توجیہیں نکالتا ہے اور اپنے خیال کے موافق عذرات تراش لیتا چونکہ انسان کی قوتیں دن بدن آگے بڑھتی ہیں اس لیے وہ خیالات اور ترقی کرتے جاتے ہیں۔ دیکھو میں کل جس عمر کا تھا آج اس سے ایکدن بڑا ہوں + اسی طرح دیکھو پچھلے حصہ زندگانی پر جسقدر غور کروگے اور جتنا پیچھے جاؤگے اسی قدر تمہیں نمایاں فرق نظر آئے گا کہ کمزوری بڑھتی گئی ہے دیکھو پہلے بول نہ سکتا تھا پھر بولنے لگا۔ اور اپنی مادری زبان میں کلام کرنے لگا۔ پھر یہاں تک ترقی کی کہ اردو بولنے لگا۔ اور پھر بوڑھا فیو ما اسمیں بھی ترقی کی یہاں تک کہ اب اپنی زبان میں مسلسل دو چار فقرے بھی ادا نہیں کرسکتا۔ ایک بار حضرۃ امام علیہ الصلوۃ والسلام نے مجھے پنجابی زبان میں وعظ کہنے کا حکم دیا میں دو چار فقروں کے بعد ہی پھر اردو بولنے لگا۔

اسی طرح دیکھلو کہ ہر صورت میں انسان ترقی کرتا ہے بچپن کے زمانہ میں جو کپڑے کام آتے تھے اور خوبصورت اور ٹھیک موزون تھے آج میں انکو نہیں پہن سکتا + یہی نہیں کہ وہ میرے بدن پر نہیں آسکیں گے بلکہ بہت ہی برے ہونگے۔

جہانتک غور کرتے جاؤ انسان ترقی کرتا جاتا ہے + اسی اصول کے موافق وہ نیکیوں اور بدیوں میں بھی ترقی کرتا ہے اور رسم و رواج لباس وغیرہ امور میں ترقی ہوتی رہتی ہے ایک زمانہ تھا کہ مردوں کے پاجامے گلبدن کے ہوتے تھے اور وہ دوہری پگڑیاں پہنا کرتے تھے اور بھدی سی تلواریں ہوتی تھیں اور کچھ بدنما ڈھالیں۔ مگر آج دیکھو کہ وہ طرز لباس ہی نہیں رہا۔ ان تلواروں اور ڈھالوں کی ضرورۃ ہی نہیں رہی اس اس قسم کی توپیں اور بندوقیں آئے دن ایجاد ہو رہی ہیں کہ دشمن اپنے ہی مقام پر ہلاک کردیا جاتا ہے تو اسے خبر ہوتی ہے۔

فنون حرب میں اسقدر ترقی ہوئی ہے کہ کچھ کہا نہیں جاتا۔ میری غرض اسوقت زمانہ کی ایجادات اور فنون کی ترقیوں پر لیکچر دینا نہیں ہے بلکہ میں اس اصل کو تمہارے ذہن نشین کرنا چاہتا ہوں کہ انسان ترقی کرتا ہے اور وہ جسحالت میں ہو اس میں رہ نہیں سکتا + غرض پھر اس حکومت کے دور دورہ میں جو اور ترقیاں ہوئیں۔ لباس میں بھی ترقی ہونے لگی۔ پرانی وضع کی پگڑیوں کے بجائے پگڑیوں کا طور بدلا۔ ٹوپیوں کا رواج شروع ہوا + بال رکھتے تھے یہ سوچا کہ سر دھونے کی تکلیف ہوتی ہے بال چھوٹے کیے جاویں۔ بالوں پر اثر پڑا۔ پھر داڑھیوں کی صفائی شروع ہوئی۔ پھر جوتہ کیطرف دیکھا کہ پرانی وضع کی جوتے بھدے اور بدنما ہیں اس لیے انہیں ترمیم کرنی چاہیے اور اس قسم کے ہونے چاہییں جیسا کہ پاؤں کا نمونہ نیچرنے رکھا ہے۔ پس بوٹ کیطرف توجہ ہوئی اور فرغل جبہ کے بجائے کوٹ نکلے۔ یہاں تک تو خیر تھی۔ لباس سے آگے اثر شروع ہوا۔ کہ ایک دو بند گذار کو نماز بھی چھوڑنی پڑی کیونکہ نماز پڑھنے میں ایک قیمتی پوشاک خلب ہوتی ہے۔ وضو کرنے سے کالر اور نکٹائی وغیرہ کا ستیاناس ہوتا ہے اور کفیں خراب ہوجاتی ہیں۔ یہ انسان کی ترقی کی اکیات ہے اور یہی معنے ہیں میری نظر میں

من تشبہ بقوم فھو منھم

موجودہ زمانہ میں یہی اثر ہوا ہے۔ قوم کی حالت اسی طرح بگڑی ہے بعض کو فلسفہ نے تباہ کردیا ہے۔ بعض اور مشکلات اور حالتوں میں مبتلا ہوکر ہلاک ہوئے۔ میری طبیعت فلسفہ کو پسند کرتی ہے مگر اللہ تعالے کا احسان ہے کہ اس نے قرآن جیسا حکیم فلسفہ دیا ہے اور پھر ایک اپنا امام مجھے عطا کیا ہے کہ جس کی قوۃ قدسی اور تاثیر صحبت سے

یہ فلسفہ مجھے بہت ہی عزیز ہے اور کامل تر فلسفہ ملا۔

مینے دیکھا ہے کہ آج کل کے نوجوان جو انگریزی فلسفہ کی چند کتابیں پڑھتے ہیں جسپر بجائے خود بیسیوں نہیں سیکڑوں اعتراض ہیں بڑے فخر سے مل۔ سپنسر کے نام لیتے ہیں اور ناز کرتے ہیں کہ پلیٹو نے فلسفہ میں یہ لکھا ہے اور فیثا غورث نے یہ کہا ہے۔ ان باتوں نے ان پر کچھ ایسا اثر کیا ہے کہ اب وہ مذہب پر ہنسی کرتے ہیں اور اسکا ٹھٹھے میں اڑاتے ہیں۔ مذہب کی حالت تو یوں بدتر ہوئی۔ پھر سوسائٹی کیطرف دیکھو۔ ادنیٰ سے اعلیٰ تک کو مینے دیکھا ہے جب ان سے کوئی بات پوچھو تو انکی نزدیک گویا حرام ہے کسی مسلمان کا نام لینا وہ سوسائٹی کے اصولوں کو بیان کرتے ہوئے بڑے خوش ہوتے ہیں اور انگریزوں کے نام لیتے ہیں۔ اور ان کی کتابوں کے حوالے دینے لگتے ہیں۔

مختصر یہ کہ دنیا الگ معبود ہو رہی ہے حکومت کیطرف سے جو اثر ہو رہا ہے وہ ظاہر ہے۔ بچے یوں مبتلا ہیں مدرسوں میں مذہبی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں اور مسلمان کر نہیں سکتے گورنمنٹ برداشت نہیں کر سکتی کہ ہر مذہب کے معلم مدرسوں میں اپنی گرہ سے قائم کرے کیونکہ مذہبی تعلیم دینا خود مسلمانوں کا اپنا فرض ہے۔ اور اصل تو یہ ہے کہ خود مسلمانوں کی حالت ایسی ہے کہ جہاں جہاں انھوں نے بظاہر دینی تعلیم کا انتظام کیا بھی ہے وہاں بھی یہ حالت ہے کہ دینی تعلیم اصل مقصد نہیں بلکہ دنیوی علوم کے ساتھ برائے نام لیا رکھا گیا ہے۔

میں اپنے یہاں دیکھتا ہوں دوسرے مدرسوں کی نسبت یہاں دینیات کیطرف توجہ ہے مگر مینے دیکھا ہے کہ لڑکے مسجد میں بھی انگریزی کتابوں کے سبق یاد کرتے رہتے ہیں مجھے تعجب ہی ہوا ہے عربی اور قرآن شریف کی طرف وہ توجہ نہیں پاتا ہوں جو انگریزی اور اس کے لوازمات کی طرف ہے۔

غفلت جس قدر مسلمانوں پر سایہ کیے ہوئے ہے اس کا تو ذکر ہی نہ پوچھو۔ اعمال میں یہ حالت ہے کہ گھر میں تو اناً اعطینٰک بھی گراں گذرتی ہے۔ لیکن اگر امام ہوں تو پھر سورہ بقرہ بھی کافی نہیں حدود اللہ میں یہ غفلت ہے کہ اپنی ہی سستی اور کمزوری سے تمام حدود اٹھ گئی ہیں کسیکو جھوٹھ یا چوری یا دوسری خلاف ورزیوں کی سزا نہیں ملتی ہے۔

ان باتوں کا اگر ذکر نہ بھی کریں اور مختصر الفاظ میں کہیں تو یہ ہے کہ مذہب سے ناواقفی ہو گئی ہے مہذب جماعت نے مذہب کا ذکر ہی خلاف تہذیب سمجھ رکھا ہے مذہبی مباحثوں کو وہ اس قدر نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جس کی حد ہی نہیں ان کی مجلس میں اگر اسلام یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا قرآن شریف کی نسبت سخت الفاظ میں حملے کیے جائیں تو ان کو سنکر خاموش ہو رہنا اور کسی قسم کا جواب نہ دینا فراخ حوصلگی اور مرنج و مرنجاں کا ثبوت ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ مذہب کا تعلق صرف دل سے ہے زبان سے یا اعمال سے یا مال سے اس کا کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔

جہاں تک نظر دوڑاؤ مخلوق کو عجیب حالت میں مبتلا پاؤ گے۔ باوجود اس حالت کے آزادی یہاں تک ہے کہ شاکت مذہب کے متعلق تک بھی کتابیں شائع ہو گئی ہیں اور گیت پر کاش کے نام سے ان کے حالات ظاہر ہو گئے ہیں۔ کوئی مذہب ایسا نہیں رہا جو اسوقت دنیا میں موجود ہو اور اس کے عقائد اور متعلقات پبلک کے سامنے نہ آئے ہوں۔

جب یہ حالت ہے تو پھر میں مسلمانوں سے خطاب کرکے پوچھتا ہوں کہ

لیظہرہ علی الدین کلہ

کا وقت کب آئے گا۔ اور علامات اور واقعات سے اگر تم استدلال نہیں کرتے تو مجھے اس کا جواب دو کہ مذاہب مختلفہ کا ظہور تو اب ہو چکا ہے وہ رسول اس وقت کہاں ہے جسنے اسلام کو جمیع ملل پر غالب کرکے دکھانا ہے۔

الغرض انسان کی اپنی ضرورتیں۔ پس و پیش کی ضرورتیں۔ اعمال کا مقابلہ عقل اور فطرۃ کے ساتھ۔ عقلاء کی گواہیاں۔ راستبازوں کی گواہیاں اپنے نفس کی گواہیاں موجودہ ضروریات کیا کافی نہیں۔ یہ ثابت کرنے کے واسطے کہ یہ **زمانہ امام کا زمانہ** ہے۔

بے شک یہ ساری شہادتیں کافی ہیں کہ یہ امام کا زمانہ ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ کوئی درخت جڑ کے سوا کوئی کام ایک مغز کے سوا نہیں چلتا آخر خدا ہی کا فضل ہوا۔

ذلک فضل اللہ یؤتیہ
واللہ ذوالفضل
العظیم

باقی آئندہ

ایک ہفتہ کی رخصت

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ہے کہ محض اسی کے فضل سے الحکم کی چھٹی جلد اس نمبر کے ساتھ ہی ختم ہوتی ہے خاکسار ایڈیٹر اپنے سرپرستوں کے لیے دعا کرتا ہے کہ خدا انکو جزائے خیر دے جنکی ہمدردی اور اعانت سے وہ اس سال کے اخیر تک قوم کی خدمت بذریعہ الحکم کرتا رہا + پورے سال کی لگاتار خدمت کے بعد معمول کے موافق اپنے فیاض ناظرین سے ایک ہفتہ کی رخصت چاہتا ہے اور اسی نمبر کے ساتھ ۱۹۰۲ء کو ختم کرتا ہے ۳۱ دسمبر کا اخبار شائع نہ ہوگا اب ۱۹۰۳ء کا پہلا نمبر انشاء اللہ تعالیٰ ۔ ۷ جنوری ۱۹۰۳ء کو شائع ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے کہ وہ آئندہ قوم کیلیے

کریں تو کوئی بڑی بات نہیں کہ جنوری سے کیوں کم از کم ایک ہفتہ اخبار شائع نہ ہو۔

ایڈیٹر الحکم

عید آگئی

اظہار مروت کا وقت آیا

سیالکوٹ کی معزز اور مقتدر جماعت کی یہ پاک تحریک ہمیشہ اس کی نیکیوں میں از دیاد ثواب کا باعث رہیگی جو **مدرسہ تعلیم الاسلام** کی امداد کے لیے انہوں نے عملی طور پر دو سال ہوئے پیش کی تھی کہ ہر فرد **احمدی جماعت** کا عید کے دن **ایک روپیہ** مدرسہ تعلیم الاسلام کی امداد کے لیے دے۔ اہل ثروت حسب استطاعت اس سے زیادہ اور کم استطاعت اس سے کم بھی دے سکتے ہیں۔ اب چونکہ عید قریب آگئی ہے اور الحکم کا اس سال کا یہ آخری نمبر ہے اسلیے ہم تمام **احمدی قوم** کو یاد دلاتے ہیں کہ وہ اس تقریب پر حسب معمول اپنی قوم کے خادم مدرسہ تعلیم الاسلام کو نہ بھولیں اور **عید فنڈ** کے بہم پہونچانے میں پوری کوشش کریں اگر ہر ممبر اس قوم کا اس وقت ا ر فی کس بھی دے تو **۲۵ ہزار** سے زیادہ روپیہ جمع ہو سکتا ہے بحالیکہ اکثر ایسے بھی ہیں جو کئی کئی روپے دیا کرتے ہیں۔ بہر حال دینی ضروریات سے آگاہ قوم کو اسی قدر یاد دہانی کافی ہے۔

کل روپیہ جب خالصاً نواب محمد علی خانصاحب ڈائرکٹر مدرسہ کے نام آنا چاہیے

اور کوپن منی آڈر پر عید فنڈ لکھا جاوے اگر صدقہ فطر بھی بھیجا جاوے تو اس کی تفصیل الگ ہو۔

حضرت اقدسؑ کی پرانی اور اچھوتی تحریریں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح علیہ السلام

چنانکہ خدا تعالے عیسیٰؑ را بلا پدر پیدا کرد و محض از عنایت خود بوجود آورد ہمچناں آں سرور کائنات از قوم بت پرستاں کہ در ایشاں گاہے نبی نہ شدہ بود ظہور فرمودند۔ واں تعجبے کہ در وقت تقدس ولادت مسیح بلا پدرے آمدہ ہماں تعجب دریں ست کہ اُمی ناخواندہ را از قومے کہ گاہے در ایشاں نبی نشدہ بود افضل انبیا کرد ایں ہماں ست کہ در کتاب دانیال آمدہ کہ سنگی بلا وسیلہ دستہا تراشیدہ شد

توریت۔ انجیل۔ قرآن

واگر تنقضے و تدافعی فیما بین انجیل و قرآن مفہوم گردد منافی حکمت بالغہ ایزدی نیست چہ در توریت اساس شریعت نہادہ اند و در انجیل دیوارہا بر کشیدہ و کلام مجید سقف اندازیران خانہ ست پس ایں ہمہ اختلاف احوال و تنوع و مناع ضروری ہست تا ایں خانہ نبوة بکمال خود برسد مثال آفتاب کہ اول بافق می آید باز طلوع میکند و ہر کس تواند دید و باز جہان روشن می گردد کہ ہیچکس تاب دیدنش ندارد۔

شرک

بپرہیز ز آفاقی و انفسی
کہ شرک ست ظلم عظیم ای فتی

اصل گناہ شرک ہے اور جو کوئی شرک سے یعنی مال اور رزق اور علم اور عقل اور اعمال اور نفس اور بُت اور شیطان اور دوسرے معبودوں سے بیزار ہو کر صرف خدا ہی کو اپنا خدا جانے اور اُسکے فضل کا منتظر رہے تو وہ بیشک رستگار ہو کر جنت میں جائیگا۔ لیکن وہ آدمی کہ ان شرکوں میں سے کسی شرک میں گرفتار ہے تو زندان سقر کا محبوس ہوگا اور مکروہ بیاس میں رہیگا یہانتک کہ اسپر فضل ہو اسے یہ مقام بڑا نازک اور نہایت دقیق اور لغزش کی جگہ ہے اور تعجب ہے جو رستگار ہوتے ہیں ایسے کہ جو مقامات واسطہ دفع اس شرک وارد ہیں اول سورہ فاتحہ میں۔

ایاک نعبد و ایاک نستعین ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور پرستش اور تقرب میں مدد بھی تجھ ہی سے مانگتے ہیں اس اعتقاد سے وہ سب شرک جاتے رہے اھدنا الصراط المستقیم تو آپ ہمکو سیدھا راستہ بتلا صراط الذین انعمت علیہم اُن کا راستہ جنپر تیرا فضل ہوا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اور بچا ہمکو اُن کے راستہ سے جنپر تیرا غضب ہے اور اُن سے جو راہ راست پر قائم نہیں رہتے

پھر ایک دوسری آیت میں فرمایا ہے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی۔ سب حمدیں اس خدا وند تعالے کے لیے جسنے ہمکو دار السلام کی ہدایت کی اور ہم کیا چیز تھے جو خود بخود یہانتک پہونچتے اگر وہ ہدایت نہ دیتا۔ قد افلح من زکٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔

اور داناؤں پر ظاہر ہے۔ کہ غرض سب احکام یہ ہے کہ تا آدمی ہر طرح کے شرک سے دور ہو کر صرف مع اللہ ہو جاوے پس جبکہ ہم کو کلام اللہ منزل مقصود تک پہونچا سکتا ہے تو پھر ہم انجیل کے ناقص احکام کو ترجیح کیوں دیں اور کہاں تو انجیل اور خدا کی عالی تعلیم کے سامنے وہ نکمی باتیں کس مرض کی دوا ہیں۔

حالانکہ وے بھی خدا کے کلام سے باہر نہیں لیکن ان کا رتبہ فروتر ہے اور عالی تعلیم وہ ہے جو اوپر ذکر کی گئی اور صرف کلام مجید کے ذریعہ ظہور میں آئی۔ اگر ایسی تعلیم اور یہ قطع سے انجیل میں ہوتی تو عیسائی لوگ شرک میں گرفتار نہ ہوتے۔ اور ہم نے بیسیوں دفعہ بڑے اخلاص سے غور کرکے انجیل کو دیکھا ہے پر نام و نشان نہیں پایا۔ پس چاہیے کہ ہم غور سے اس بحث کو دیکھیں کیونکہ اگر سچ مچ خدا کی عالی تعلیم یہی ہے تو اور نبی کی کیا حاجت رہی۔

اصلاح حسب منشاء کھلی چٹھی

مولوی ثناء اللہ صاحب

چونکہ مولوی ثناء اللہ امرت سری نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ کفن وغیرہ کی آمدنی جو اس ملک میں اکثر ملاؤں کو ہوا کرتی ہے کبھی انکو اس سے تعلق نہیں ہوا اور وہ اپنی تجارت سے گزارہ کرتے ہیں اس لئے ہمیں انکی ان ذاتیات سے بحث نہیں اور ہم قبول کرتے ہیں کہ ایسا ہی ہوگا یہ خیال محض اس بنا پر تھا کہ ہمارے ملک میں اکثر ملا ایسے پائے جاتے ہیں کہ مسجدوں سے تعلق رکھتے اور پیشہ غسل اموات وجنازہ رکھتے ہیں اور اسکی آمدنی لیتے ہیں اب جب کہ وہ ظاہر کرتے ہیں کہ میں ان میں سے نہیں ہوں سو ہم اپنی اس قدر تحریر کے اس اشتہار سے اصلاح کر دیتے ہیں اور در حقیقت ہماری غرض اول سے الزام نہیں ہے کیونکہ صدہا ملا اس ملک میں ایسے پائے جاتے ہیں کہ یہ خدمت غسل اموات وجنازہ اپنے ذمہ لے لیتے ہیں انکو بھی ہم برا نہیں کہتے کہ قدیم سے یہ کام چلا آتا ہے کوئی ان کو برا نہیں کہہ سکتا وہ سب اپنی اپنی جگہ پر عزت رکھتے ہیں۔

المشتہر مرزا غلام احمد از قادیان

۲۰ - دسمبر ۱۹۰۲ء

خدمت اسلام کی درخواست

علمائے اسلام اور صوفیائے کرام

کی خدمت میں

چند اردو اخبارات میں مندرجہ بالا عنوان کے نیچے خلیل احمد ایم - اے ٹنبو امرت الین کلکتہ کا ایک مضمون شایع ہوا ہے ہم اسے ذیل میں درج کرتے ہیں اور جو مضامین اس کے جواب میں شایع ہونگے انکو بھی انشاء اللہ درج کریں گے اگر ہمارے کرم مخدوم ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز بھی اس پر توجہ کریں تو غالباً ایک مفید نتیجہ پیدا ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے - ایڈیٹر

ہادیانِ دین! چند روز ہوئے ولایت کی ڈاک میں میرے پاس ایک خط پہنچا - پڑھنے سے معلوم ہوا کہ ملک نمسہ واقع فرنگستان سے کاؤنٹ ہنری کوڈن ہوف صاحب - ایل - ایل ڈی نے لکھا ہے - یہ صاحب ملک آسٹریا کے ایک امیر کبیر ہیں - دولت دنیا کے علاوہ دولت علم سے بھی خدا نے ان کو مالا مال فرمایا ہے - یہانتک کہ ان کو ایل - ایل - ڈی کی ڈگری حاصل ہے - یورپین زبانوں کے علاوہ مختلف السنۂ مشرقیہ مثلاً عربی فارسی ترکی وغیرہ کے بھی عالم ہیں - مختلف ادیان ومذاہب فلسفہ اور تصوف کی تحقیقات کا انکو خاص شوق ہے - ظاہر ہے کہ جو شخص اتنے علوم سے بہرہ مند ہو وہ ایک سے زیادہ ڈیڑھ یا پانچ دو خداؤں کا بھی کیونکر قایل ہو سکتا ہے؟ چہ جائیکہ پورے تین خداؤں پر ایمان لائے نتیجہ یہ ہے کہ یورپ کے اور اہل علم کیطرح یہ بھی دین مسیحی سے بدظن ہیں اور پادریوں کو قائل کرنے پر کمر ہمت باندھ لی ہے - اس غرض سے انہوں نے بالفعل ایک کتاب لکھنے کا ارادہ کیا ہے اور عیسائیت کے مقابلے میں دین اسلام کو پیش کرنے کے خواہاں ہیں جس میں وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جن باتوں پر پادریوں کو غرور ہے وہی باتیں اسلام میں بدرجہا زیادہ موجود ہیں پس دین مسیحی کو کوئی خاص شرف حاصل نہیں ہے - لازم ہے کہ میں آپ حضرات کی خدمت میں ان کا اصلی خط ہی پیش کر دوں تو بہتر ہوگا - تاکہ آپ کو صحیح اندازہ کرنے کا زیادہ موقع ملے - خط تو انگریزی میں ہے - مگر اس کا ترجمہ حاضر ہے:-

جناب من! آپ مجھے معاف کیجئیگا کہ آپ سے ذاتی واقفیت اور ملاقات کا شرف نہ حاصل ہونے پر بھی میں نے آپ کو خط لکھنے کی جرأت کی ہے لیکن مشرق کے مختلف ادیان ومذاہب فلسفہ اور تصوف سے جو مجھے ایک خاص دلچسپی ہے اور نیز یہ امر کہ مندرجہ ذیل مضمون پر میں ایک کتاب شایع کرنا چاہتا ہوں مجھکو یہ درخواست کرنے پر جرأت دلاتا ہے کہ مہربانی کرکے اس مضمون کے متعلق آپ مجھے ضروری اطلاع دیں - اس کتاب کی تصنیف سے مندرجہ ذیل تین قولوں کی تردید منظور ہے جو ہمیشہ پادریوں کا ورد زبان ہیں

(۱) کسی کے ساتھ دل سے نیکی کرنا - سچی عصمت پاک زندگی بسر کرنا - دین کے لئے قصداً فلاکت میں زندگی بسر کرنا - صرف دین مسیحی میں بکر ممکن ہے -

(۲) تمام فوق العادت واقعات مثلاً مردوں کا زندوں کی صورت میں نمودار ہونا - لاعلاج امراض کا کسی بزرگ کے واسطے سے بے علاج اچھا ہو جانا - بزرگوں کا حاجتیں بر لانا - دیگر بزرگوں اور مزاروں پر مرادوں کا پورا ہونا - بھوت اور جن کو اتارنا - اور تمام معجزات اور کرامات جو دین مسیحی کے سوا کسی اور مذہب کو برحق ثابت کرنے کی غرض سے دکھائی گئی ہیں وہ شیاطین اور ارواح خبیثہ کے ذریعہ سے عمل میں آئے ہیں

(۳) دین مسیحی کے سوا کسی اور مذہب کے پیروؤں سے کبھی ایسا نہ ہو سکا کہ ہزاروں عقوبتیں سہی ہوں - سزائیں بھگتی ہوں یہاں تک جانیں دی ہوں مگر اپنے مذہب سے نہ پھرے ہوں -

جو کتاب میں شایع کرنیوالا ہوں اس میں انہی تین دعووں کی تردید ہوگی میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ یہ مقولے سراسر غلط ہیں - مجھکو اس مسئلہ سے کوئی بحث نہ ہوگی کہ خرق عادت فی نفسہ ممکن ہے یا غیر ممکن یا معجزات کی ہیئت اور حقیقت کیا ہے مجھکو صرف یہ دکھانا ہے کہ جن واقعات کے زور پر علماء مسیحی ایسے دعوے کرتے ہیں وہ اور مذاہب میں بھی موجود ہیں عیسائیت کو کوئی خاص شرف حاصل نہیں ہے آپ کا بڑا احسان ہوگا اگر آپ مستند اسلامی تصانیف سے مجھکو ان باتوں کی خبر دیں اور خصوصاً اولیاء کرام - اقطاب - زہاد وعباد وصالحین - سالکین - فقرا - اور درویشوں کی سوانح - کرامت - آیت - علامت - مغفرت استدراج - دعوت - ارواح وغیرہ کا پتہ چلائیں اور تارک الدنیا فقرا اور شہدا اسلام زمانہ قدیم اور خصوصاً زمانہ حال کا ذکر ہو اور یہ بھی کہ کیسے بزرگانِ دین کی سوانح میں کہیں اسبات کا بھی ذکر ہے کہ کفار کو مسلمان کرنے کے لئے یا عموماً دین کے استحکام کی غرض سے کسی بزرگ نے پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی صورت پاک دکھا دی ہو

دار الامان کا ہفتہ

۱ - موسم کی خشکی اور سردی میں شدت کا رنگ پیدا ہوگیا ہے ۔ خصوصاً دو تین روز سے سردی زیادہ چمک اُٹھی ہے ۔

۲ - اعلیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے اہل بیت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہر طرح تندرست ہیں آپ ایک عربی تصنیف میں معروف ہیں ۔

۳ - مولوی صاحبان بھی خدا کے فضل سے بخیریت ہیں

۴ - جناب خواجہ کمال الدین سلسلہ عالیہ کے مشہور پلیڈر آجکل معتکف ہیں ۔ آپکے ساتھ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب اور میاں عبد الخالق امرت سری اور بعض دوسرے احباب بھی معتکف ہیں ۔

۵ - مدرسہ تعلیم الاسلام سالانہ امتحان کے بعد معمولی رخصتوں کے ساتھ رمضان کی تقریب پر تعطیلات کو مل ملا کر ایک ماہ کے لئے بند کیا گیا ہے ۔

۶ - نزول المسیح چھپ رہا ہے ابھی نہیں کہہ سکتے کہ کب تک شایع ہو ۔

ہمارا مقدمہ

غالباً ناظرین منتظر ہوں گے کہ ہم انکو اس مقدمہ کے کسیقدر کوائف سے اطلاع دیں جسکا ذکر الحکم کی گذشتہ اشاعت میں ہو چکا ہے اس لئے مختصراً کچھ ظاہر کئے دیتے ہیں ناظرین کو معلوم ہے کہ

ہمارا پہلا مقدمہ

سیف چشتیائی کے متعلق ۱۷ - دسمبر ۱۹۰۲ء کے الحکم میں بعض خطوط کی بنا پر جو مولوی کرم الدین ساکن بھیں اور ان کے شاگرد میاں شہاب الدین کی طرف سے قادیان میں پہنچتے تھے ایک مضمون لکھا گیا تھا ۔ اسپر مخالف فریق میں بہت کچھ کھلبلی مچی اور مولوی کرم الدین نے اپنی بریت و صفائی کے لئے اخبار سراج الاخبار جہلم میں ایک مضمون شایع کر دیا جس کا منشا اور مفہوم یہ تھا کہ کوئی مذکورہ خطوط بھیجنے کے متعلق جسقدر کارروائی کی ہے وہ ایک فریب اور دھوکہ تھا ۔ اس پر حکیم فضل الدین صاحب مالک و مہتمم ضیاء الاسلام قادیان نے اپنے قانونی حقوق سے فائدہ اُٹھا کر بذریعہ عدالت چارہ جوئی کی اور مولوی کرم الدین صاحب پر زیر دفعہ ۴۷۱ ایک نالش کر دی جس میں وارنٹ ضمانتی مولوی صاحب موصوف کے نام جاری ہوگئی مگر صرف سراج الاخبار کے ایڈیٹر پر بر حیثیت گواہ سمن کی تعمیل ہوئی باقیوں کی تعمیل نہیں ہوئی ۔ پیر مہر شاہ صاحب بعذر بیماری حاضر نہ ہوئے انہوں نے لکھا کہ میں اسقدر بیمار ہوں کہ چار پائی سے نہیں اٹھ سکتا ۔ اور مکرر سمن اور وارنٹ گواہوں اور مستغاث علیہ کے نام جاری ہوئے اور تاریخ مقدمہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء مقرر ہوئی ۔

مولوی فقیر محمد گواہ نے پیش ہو کر وہ اصل کاغذات حوالہ عدالت کر دیئے جو اس نے اپنے اخبار میں چھاپے تھے ۔ اور اپنے خرچہ کی کمی کا عذر کیا عدالت نے کل خرچہ انکو دلا دیا اور وہ تشریف لے گئے ۔

ہمیر مقدمہ

اب فریق مخالف کی کیفیت سنئے ناظرین بخوبی آگاہ ہیں کہ بالمقابل نالش آجکل کے زمانہ کی ایک سنت ہوگئی ہے جب جہلم میں یہ خبر پہونچ گئی کہ نالش ہوئی ہے مولوی کرم الدین صاحب نے بھی دو استغاثہ زیر دفعہ ۵۰۰ و ۵۰۱ وغیرہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود اور ایڈیٹر الحکم حکیم فضل الدین صاحب اور مولوی عبد اللہ کشمیری پر دائر کر دی اور وارنٹ ضمانتی وہاں کی عدالت سے جاری ہو کر ۱۷ - جنوری ۱۹۰۳ء تاریخ پہلی پیشی مقرر ہوئی ۔

ہمارا دوسرا مقدمہ

سراج الاخبار جہلم میں جو خطوط مولوی کرم الدین کی طرف سے شایع ہوئے تھے وہ چونکہ ایڈیٹر الحکم کی حیثیت عرفی کے مزیل تھے الحکم کی عزت و قعت کے لحاظ سے ہم نے قرین مصلحت سمجھا کہ عدالت سے مدد لیں اور ان مضامین کے متعلق جو قانونی حقوق ہم نے محفوظ رکھے تھے ان سے استفادہ کرنا چاہا ۔ چنانچہ گورداسپور میں مولوی کرم الدین اور مولوی فقیر محمد ایڈیٹر و مالک سراج الاخبار جہلم پر ایڈیٹر الحکم کی طرف سے زیر دفعہ ۵۰۰ و ۵۰۱ وغیرہ استغاثہ دائر کیا گیا جس میں وارنٹ ضمانتی پانچ پانچ سو روپیہ مولوی کرم الدین اور مولوی فقیر محمد کے نام جاری ہوگئے ہیں اور تاریخ پیشی ۲۱ - جنوری ۱۹۰۳ء مقرر ہوئی ۔

باقی حالات مقدمہ سے ہم ناظرین کو وقتاً فوقتاً اطلاع دیتے رہیں گے ہمکو کوئی ضرورت نہ تھی کہ ان حالات کو درج کرتے لیکن جب کہ دیگر اخبارون میں یہ خبر شایع ہو گئی ہے جس سے ہمارے سر پرستوں اور بہی خواہوں کو تشویش میں ڈالا گیا ہے اس لئے ہم نے مناسب سمجھا کہ اصل حالات سے اطلاع دیجائے ۔

گورداسپور سے فارغ ہو کر خواجہ صاحب جہلم بغرض معائنہ تشریف لے گئے اور ساتھ ہی مناسب کارروائی کے بعد یہ حکم بھی لے آئے کہ اعلیٰ حضرت کا وارنٹ بلا تعمیل واپس آجاوے چنانچہ یہ روبکار قبل از تعمیل وارنٹ پہونچ گئی ۔

حادثہ ملکوال کے متعلق

گورنمنٹ پنجاب نے مندرجہ ذیل اطلاع بغرض اندراج الحکم ہمکو مشکور فرمایا ہے ۔ ایڈیٹر

جبکہ مفصل حالات پنجاب گورنمنٹ کو اس حادثہ متعلقہ ٹیکہ طاعون کی بابت معلوم ہوئے جو ۳۰ - اکتوبر گذشتہ کو موضع ملکوال میں واقع ہوا تھا تو گورنمنٹ موصوف نے گورنمنٹ ہند سے اسبارہ میں خط و کتابت کی اور اس واقعہ کی نہایت خاص صورتوں کے لحاظ سے یہ درخواست کی کہ ان اشخاص کے کنبوں کو جو فوت ہو گئے ہیں جلد اور فیاضانہ طور پر معاوضہ عطا کرنے کی منظوری دیجاوے ۔ گورنمنٹ ہند نے ایسا معاوضہ عطا کرنا منظور فرمایا جو نواب لفٹننٹ گورنر بہادر مناسب تصور فرماویں ۔ ہز آنر متوفی اشخاص کے کنبوں اور انکے حالات کے متعلق اب تحقیقات ختم ہوئی ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے اس معاوضہ کی مقدار مقرر فرمائی ہے جو انہوں نے عطا فرمایا ہے امام الدین نمبردار کے کنبہ کے لئے جو کہ فوت ہو گیا ہے جناب ممدوح نے یہ فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ معاوضہ کی نہایت مناسب اور پسند خاطر صورت یہ ہے کہ نہر جہلم پر زمین عطا کیجاوے اور اس لئے دو مربعہ اراضی عطا کیجاتی ہے فوت شدہ

مختصر نوٹ اور نکات

تجدید دین کے متعلق جب کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو بھیجتا ہے جو اس کے دین کی تجدید کرتا ہے تو کم سواد خود غرض لوگ کہدیتے ہیں کہ علما اور صوفی موجود ہیں مجدد کی کیا ضرورت ہے؟ بحالیکہ انکو اتنا بھی معلوم نہیں ہوتا کہ تجدید دین کیا شے ہے؟

یاد رکھو تجدید دین وہ پاک کیفیت ہے جو اول عاشقانہ جوش کیساتھ اس پاک دل پر نازل ہوتی ہے جو مکالمہ الہیٰ کے درجہ تک پہنچ گیا ہو پھر دوسروں میں جلد یا دیر سے سرایت ہوتی ہے۔

مجدد اور خیالی پیغامبر میں زمین و آسمان کا فرق ہے کیونکہ اول الذکر آسمانی ہے اور آخر الذکر زمینی جو لوگ اللہ تعالےٰ کی طرف سے مجددیت کی خلعت پاتے ہیں وہ نرے استخوان فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نائب اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں خدا تعالےٰ انکو ان تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دیجاتی ہیں اور ان کی باتیں از قبیل جوشیدن ہوتی ہیں اور نہ محض از قبیل کوشیدن اور وہ حال سے بولتے ہیں نہ مجرد قال سے پس ان علامات اور نشانات کو لیکر دیکھو کہ جھوٹے پیغامبروں اور اللہ تعالےٰ کے ماموروں میں کیا فرق ہے؟

دل کے بیمار کبھی کسی دلیل و برہان سے شفایاب نہیں ہوئے بلکہ تجربہ نے بتا دیا ہے کہ دلائل و براہین سے انکا مرض اور بھی راسخ اور لاعلاج ہوتا گیا ہے بقول شخصے

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

قرآن شریف نے اسی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ہے فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا یعنی جب وہ کسی معقول اور متین باتوں کو جو ایک مامور من اللہ پیش کرتا ہے اور جنکو وہ دلائل اور بینات سے مزین دیتا ہے) سنکر تمہارے دل میں کوئی مخدوش خیال پیدا ہوتا ہے یا اوہام ترقی کرتے ہیں تو اس کا علاج یہی ہے کہ استغفار کرو اور اللہ تعالےٰ سے مدد مانگو توہمات کی ظلمت دل کو تاریک کر دیگی اور نیکی اور سعادت کی قوتوں کو اندھیرے میں لا کر بیکار کرنا چاہیگی۔

انسان کی بناوٹ اور اس کے قویٰ کی ساخت صاف بتاتی ہے کہ وہ محنت اور سعی کرے اور دنیا میں تجربہ بآواز بلند شہادت دے رہا ہے۔

ہر دو آن گرفت جان برادر کہ کار کرد

بہت تعجب اور بہت تعجب ہے کہ عیسائی قوم باوصفیکہ وہ اپنے دنیوی کاروبار کی ترقیوں میں محنت اور مساعی کو لازم سمجھتی ہے روحانی اور ابدی ترقیات کیلئے کسی مجاہدہ اور سعی کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتی بلکہ اس کے لئے ان کے پاس ایک نسخہ ہے کہ خون مسیح پر ایمان لے آوے وہ ان تمام ترقیات اور مدارج کا وارث ہو جاتا ہے اور کوئی گناہ اور فسق کی راہ اس کی ان ترقیوں میں روک نہیں ہو سکتی!! یہ عجیب منطق شاید کسی عیسائی دانشمند کو سمجھ آجاوے تو آجاوے ورنہ دنیا کا کوئی اور عقلمند تو اس کو سمجھنے سے یقیناً قاصر ہے + نور افشان اس معمہ کو حل کر دے تو عیسائی دین پر اس کا بہت بڑا احسان ہو سکتا ہے۔

حقیقت میں مبارک اور خوش قسمت ہے وہ زمانہ جس میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی مامور اصلاح خلق کے لئے مبعوث ہو اور مبارک اور خوش قسمت ہیں وہ اہل زمانہ جو اس مبارک وقت کو پائیں اور اس داعی الی اللہ کی قدر کریں جس کی قدر حقیقت میں اپنی ہی بہتری اور بہبودی اور فلاح ہے۔

اہل زمانہ! یہ وقت بھی ہی مبارک اور سعید وقت ہے جب کہ اصلاح خلق کے لئے خدا کی طرف سے ایک صادق موعود اپنے وقت پر آیا اور ایک سعید الفطرت بلکہ خوش قسمت اور بیدار بخت قوم نے اس کو قبول کیا مگر ابھی بہت ہیں جو اس چشمہ سعود اور مہجور ہیں پس اٹھو اور اسے شناخت کر کے وہ پیالہ پیو جو وہ لے کر آیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح کو بعض واقعات ایک ہی رنگ کے پیش آئے ہیں مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نتیجہ میں بڑے ہی ممتاز ثابت ہوتے ہیں مثلاً ایک متکبر جبار کا شیطان کے وسوسہ سے برانگیختہ ہونا اور آپ کی گرفتاری کا ارادہ کر کے اپنے ہی بیٹے کے ہاتھ سے ہلاک ہو جانا ایک زبردست نشان اور گواہ ہے۔ اور اس کے بالمقابل اسی رنگ کا واقعہ مسیح کو پیش آیا جسے قطع نظر اپنے اصلی دعویٰ کے غلو کرنے والوں نے آسمان

چڑھا رکھا ہے یعنی گرفتار ہو جانا چالان کیا جانا اور پولیس کی حراست میں ایک شہر سے دوسرے شہر میں منتقل کیا جانا آخر یہودیوں کے حوالہ ہو کر صلیب پر کھیچے جانا۔ ان واقعات کو لیکر انسانیت اور خدائی کا مقابلہ کرو اور بتاؤ کہ ایسی خدائی سے وہ انسانیت ممتاز ہے یا نہیں؟

عیسائیوں میں جسقدر کوئی فلسفہ میں ترقی کرتا ہے اسیقدر وہ عیسائیت سے بیزار اور متنفر ہوتا جاتا ہے۔ برخلاف اس کے اسلام کی اس قدر محبت اور عظمت بڑھ جاتی ہے۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ اسلام حق و حکمت ہی کا دوسرا نام ہے اور عیسائیت میں معقولیت اور حکمت کا نام و نشان نہیں

چونکہ الحکم کا یہ نمبر اس سال کا آخری نمبر ہے اس لئے ہم اپنے ناظرین کو نئے سال اور عید کی مبارکباد دیتے ہیں اللہ تعالےٰ ہمکو اور ہمارے پڑھنے والونکو توفیق دے کہ ہم اپنے اعمال میں صلاحیت اور تقوےٰ کا رنگ پیدا کرنے کے قابل ہوں اور قوم اور ملک اور نوع انسان کی بھلائی کا باعث ہو سکیں۔ آمین

عید مبارک

عید مبارک قریب ہے۔ ہمیں پہلے ہی امید ہے کہ احمدی قوم کو عید کے چندہ کا خود فکر ہوگا مگر یاد دہانی کے واسطے درخواست ہے کہ احمدی جماعت ایسی امداد سے مدرسہ تعلیم الاسلام کو محروم نہ رکھے گی کیونکہ قوم کو خوب معلوم ہے کہ اس کی فیاضی سے اس جگہ آیندہ نسلوں کے جوان قوم کی خدمت کیواسطے تیار کئے جا رہے ہیں اپنے شہر کے احباب اور معززین میں تحریک کر کے اور عید کا ایک ایک روپیہ وصول کر کے راقم کے نام قادیان روانہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

راقم

محمد علیخان عفی عنہ رئیس مالیر کوٹلہ و ڈائرکٹر مدرسہ تعلیم الاسلام

قادیان

۱۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء

نحو کی نماز سے پیشتر اس سے متعلق فرمایا کہ اس میں علو اور تکبر سے یہ مراد نہیں ہو کہ مال و وجاہت کا تکبر ہو بلکہ ہر ایک شخص جو عاجزی اور تذلل کو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش نہیں کرتا اور اس کے احکام کو نہیں مانتا وہ اس میں داخل ہے خواہ وہ غریب ہی کیوں نہو -؟

ظہر کے وقت حضرت حجۃ اللہ نے جماعت کو مخاطب ہو کر فرمایا - ہماری جماعت کو واجب ہے کہ اب تقویٰ سے کام لے اور اولیاء بننے کی کوشش کرے اس وقت زمینی اسباب - منصوبہ بازی اور حجت کام نہ آوے گی دنیا سے دل لگانا اور اسپر بھروسہ کرنا چاہئے - غنیمت یہی امر ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح کی جاوے اور اس کا یہی وقت ہے طاعون سے یہی فائدہ اٹھانا چاہیے کہ اس کے ذریعہ خدا سے صلح کرلیں بہت سی امراض ایسی ہوتی ہیں کہ وہ دلال کا کام کرتی ہیں اور انسان کو خدا سے ملا دیتی ہیں - ہماری جماعت کو خصوصاً وہ تبدیلی یکدفعہ کرنی چاہیئے جو اس کو دس سال میں کرنی تھی بجز اس کے اور کوئی جگہ پناہ کی نہیں ہے کہ وہ خدا پر بھروسہ کر کے دعائیں کریں تو ان کو بشارتیں مل جاویں گی صحابہ پر جیسے سکینت اتر تی تھی ویسا ہی ان پر اترے گی - صحابہ کو انجام تو معلوم نہ ہوتا تھا کہ کیا ہوگا مگر دل میں یہ تسلی ہو جاتی تھی کہ خدا ہمیں ضائع نہ کریگا اور سکینت اسی تسلی کا نام ہے جیسے میں اگر خدانخواستہ طاعون زدہ ہو جاؤں اور گلے تک میری جان آجاوے تو مجھو ہرگز یہ وہم نہ ہوگا کہ میں ضائع ہو جاؤں گا اس کی وجہ صرف وہی تعلق ہے جو میرا خدا کے ساتھ ہے وہ بہت قوی ہو انسان کو درست ہونے کا یہ مفت کا موقع ہے راتوں کو جاگو - دعائیں کرو - آرام کم کرو جو کسل اور سستی کرتا ہے وہ اپنے گھر والوں اور اولاد پر ظلم کرتا ہے کیونکہ وہ جڑ کی طرح ہے اور اہل و عیال اس کی شاخیں ہیں -

بعض ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے کیونکہ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا

هم لا یفتنون -

آنحضرت صلعم کو بکلیف تو فتح مکہ کی خبریں دی جاتی تھیں اور دوسری طرف جان کی بھی خیر نظر نہ آتی تھی - اگر نبوۃ کا دل نہ ہوتا تو خدا جانے کیا ہوتا - یہ اسی کا حوصلہ ہے -

بعض ابتلا صرف تبدیلی کیواسطے ہوتے ہیں علمی نمونہ ایسے اعلیٰ درجہ کے ہوں کہ ان سو تبدیلیاں ہوں اور ایسی تبدیلی ہو کر خود انسان محسوس کرے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا بلکہ میں اب ایک اور انسان ہوں - اس وقت خدا کو راضی کرو حتیٰ کہ تم کو بشارتیں ہوں کل مجھو پر ایک پرانا الہام نظر پڑا ایام غضب اللّٰہ غضبت غضباً شدیداً یعنی اھل السعادۃ یہاں اہل السعادۃ سے مراد وہ شخص ہے جو علمی طور پر صدق دکھاتا ہے خالی زبان تک ایمان کا ہونا کوئی فائدہ نہیں دیتا جیسے صحابہ نے صدق دکھایا کہ جان تک دیدی اور بال بچوں کو قربان کر دیا - انہوں نے جان مال آبرو عزت سب کچھ خاک میں ملا دیا آج اگر کسی کو کہیں کہ سو کوس جاؤ تو عذر کریں بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے بیعت کی تھی پھر بھی ہم پر فلاں مصیبت آئی - مگر ہم نے بارہا کہا ہے کہ زبانی ماننے اور نری بیعت سے کوئی فائدہ نہیں چاہیئے کہ خدا میں گداز ہو کر نیا وجود بن جاوے قرآن میں کہیں صرف آمنو نہیں کہا عملوا الصلحت ساتھ ہے غرض خدا ایک موت چاہتا ہے اور میرا تجربہ ہے کہ خدا مومن پر دو موتیں جمع نہیں کرتا - ایسے نازک وقت میں جماعت کو چاہیئے کہ تیر کی طرح سیدھی ہو جاوے اگر ہزاروں آدمی بھی طاعون سو مر جاویں تو میں خدا کو ہرگز ملزم نکروں گا اور یہی کہوں گا کہ انہوں نے احسان کا پہلو چھوڑ دیا ورنہ ان اللّٰہ لا یضیع اجر المحسنین

---

۲۱ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء

جہاد حرام ہے

دوران کلام میں ایک حضرۃ مسیح موعود نے ارشاد فرمایا کہ جہاد حرام ہے اب تلوار کا وقت نہیں ہے اب اس وقت اسلام کی شیرینی اور حلاوت سے دلوں کو فتح کرنا چاہیئے اسلام کبھی تلوار سے اندر داخل نہیں ہو سکتا اور نہ کبھی ہوا - اسلام ہمیشہ اپنی پاک تاثیرات اور خوبیوں سے قبول کیا گیا ہو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اور ہمکو عمر دی (اللہ آپ کی عمرمیں برکت دے آمین ایڈیٹر) تو لوگ اسلام کی شیرینی اور حلاوت کو جو اس میں ہے واقعی محسوس کرلیں گے -

یہ بالکل غلط ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد اس غرض سے کیا تھا کہ لوگوں کو جبر سے مسلمان کریں - قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ جبر سے کوئی مذہب قبول کیا جا سکتا ہے قرآن شریف میں تو صاف فرمایا لا اکراہ فی الدین

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو جنگ کئے وہ صرف دفاعی تھے جب آپ کی اور آپ کے صحابہ کی تکالیف حد سے بڑھ گئیں اور بہت ستائے گئے اس وقت اللہ تعالیٰ نے مقابلہ کا حکم دیا چنانچہ پہلی آیت جو جہاد کے متعلق ہے وہ یہ ہے -

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللّٰہ علی نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الآیۃ

یعنی ان لوگوں کو مقابلہ کی اجازت دی گئی جن کے مقابلہ قتل کے لئے مخالفوں نے چڑھائی کی (اس لئے اجازت دی گئی) کہ ان پر ظلم ہوا اور اللہ تعالیٰ مظلوم کی حمایت کرنے پر قادر ہے یہ وہ مظلوم ہیں جو ناحق اپنے وطنوں سے نکالے گئے ان کا گناہ بجز اس کے اور کوئی نہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللّٰہ ہے -

غرض آنحضرت صلعم کی لڑائیاں اس وقت تھیں جبکہ کفار کے ظلم انتہا تک پہنچ گئے -

فرمایا انسان روحانی طور پر جسقدر ترقیات کر سکتا ہے خون مسیح نے اسے روک رکھا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ نظام قدرت یہی ہے کہ ساری ترقیات مجاہدات پر مبنی ہیں دنیوی امور میں بھی دیکھتے ہیں کہ جس قدر ترقیاں ہوتی ہیں وہ کوششوں سے ہوتی ہیں قرآن شریف میں آیا ہے - لیس للانسان الا ما سعی مگر جو شخص اسبات پر ایمان رکھتا ہو کہ سارے گناہ خون مسیح سے دھوئے گئے وہ کس طرح پر روحانی امور میں ترقی کر سکتا ہے ؟ تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ جو لوگ خون مسیح پر ایمان لاتے ہیں وہ اپنی